قرآن مجید کے بعد چھ مستند کتابوں سے 383 احادیث سے 103 عقائد اہلسنت کا
ثبوت تمام احادیث عربی متن بمعہ اعراب اور مکمل عربی اور اردو کتابوں کے حوالے کے ساتھ

صحاح ستّہ اور عقائد اہلِ سنّت

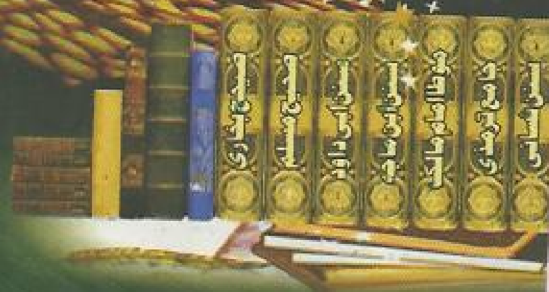






تالیف

مولانا محمد شہزاد قادری ترابی





ف: جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ آپ ﷺ بھی اسی سے محبت فرماتے ہیں اور نرمی کرنے کا حکم ارشاد فرماتے ہیں اور بشارت عطا فرماتے ہیں کہ اس پر میری محبت کی وجہ سے رب کریم بھی نرمی فرمائے گا۔

عشق سرکار ﷺ کی اک شمع جلا لو دل میں
بعد مرنے کے لحد میں بھی اجالا ہوگا

حدیث شریف:229

حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَايُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ۔

(بخاری، عربی، کتاب الایمان، حدیث نمبر14 ص6، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کے والدین اور اس کی اولاد سے محبوب تر نہ ہوں۔

(بخاری، عربی اردو، جلد اول، کتاب الایمان، حدیث نمبر13 ص82، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: مومن وہی شخص ہوسکتا ہے جو اپنے پیارے مولیٰ ﷺ کو کائنات میں سب سے زیادہ محبوب رکھتا ہو۔ صرف زبانی محبت نہیں بلکہ اپنے کردار سے بھی ثابت کرے۔ محبت ایسی نام نہاد نہ ہو کہ اپنے فرقے کے مولویوں کے لئے تو بڑے بڑے القابات لگائے جائیں اور ان کی تعریفیں کرتے ہوئے زمین و آسمان ایک کردیے جائیں مگر جب شان رسول ﷺ کی بات آئے تو یہ کہا جائے کہ حضور ﷺ کی اتنی تعریف مت کرو کہ اللہ تعالیٰ سے بھی بڑھا دو ایسی محبت زبانی جمع خرچ ہے۔ حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

حدیث شریف:230

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَايُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ

(بخاری' عربی' کتاب الایمان' حدیث نمبر 15' ص 6' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس میں بھی یہ تین باتیں ہوں گی وہ لذت ایمان سے لطف اندوز ہوگا۔ یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اس کو سب دنیا سے محبوب ہوں۔ دوسرے یہ کہ کسی شخص سے محبت محض اللہ کے لئے ہو۔ تیسرے یہ کہ کفر میں دوبارہ لوٹ کر آنا ایسے ہی ناپسند ہو جیسے آگ میں ڈالا جانا۔

(بخاری' عربی اردو' جلداول' کتاب الایمان' حدیث نمبر 15' ص 83' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:231

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى قِيَامُ السَّاعَةِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ قِيَامِ السَّاعَةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيْرَ صَلٰوةٍ وَلَا صَوْمٍ اِلَّا اَنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ فَمَا رَأَيْتُ فَرِحَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

(ترمذی' عربی' ابواب الزہد' حدیث نمبر 2385' ص 544' مطبوعہ دارالسلام' ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص نے بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! قیامت کب ہوگی؟ رسول اللہ ﷺ نماز سے اٹھ کھڑے ہوئے جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا۔ قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو نے اس کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے اس کے لئے نہ تو بہت نمازیں پڑھی ہیں اور نہ ہی زیادہ روزے رکھے ہیں۔ البتہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کے دن آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا اور تو بھی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) اسلام لانے کے بعد میں نے مسلمانوں کو کسی اور بات سے اتنا خوش ہوتے نہیں دیکھا جتنا وہ اس بات سے خوش ہوئے' یہ حدیث صحیح ہے۔

(ترمذی' عربی اردو' جلد دوم' ابواب الزہد' حدیث نمبر 269' ص 121' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:232

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا اَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم مَتَی السَّاعَةُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِیْرِ صَلٰوةٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَّلٰكِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ

(بخاری، عربی، کتاب الادب، حدیث نمبر 6171، ص 1075، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: شعبہ (بن حجاج) نے عمرہ بن مرہ سے انہوں نے سالم بن الجعد سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے اس کی تیاری میں نہ تو زیادہ نمازیں پڑھیں ہیں اور نہ ہی روزے رکھے ہیں اور نہ ہی صدقہ کیا ہے، لیکن میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جن سے تو محبت کرتا ہوگا اس کے ساتھ ہوگا۔

(بخاری، عربی اردو، جلد سوم، کتاب الادب، حدیث نمبر 1102، ص 486، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: صحابہ کرام علیہم الرضوان کو نماز، روزہ اور نہ ہی صدقات پر ناز تھا بلکہ ناز تھا تو فقط محبت رسول اکرم نور مجسم ﷺ پر تھا۔ ان کا ایمان تھا کہ محبت رسول ﷺ

ہی نجات کا وسیلہ ہے۔ اعمال کی قبولیت کی کوئی گارنٹی نہیں۔

ساتھ نمازیں بھی، روزے بھی، زکوۃ و حج بھی
کام نہ آیا کوئی محشر میں ان کی محبت کے سوا

حدیث شریف:233

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَعَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا عُبَیْدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ خُمَیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَیْمَ بْنَ عَامِرٍ یُحَدِّثُ عَنْ اَوْسَطِ الْبَجَلِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَابَكْرٍ حِیْنَ قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم یَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا عَامَ الْاَوَّلِ ثُمَّ بَكٰی اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ قَالَ عَلَیْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّهٗ مَعَ الْبِرِّ وَهُمَا فِی الْجَنَّةِ وَاِیَّاكُمْ وَالْكِذْبَ فَاِنَّهٗ مَعَ الْفُجُوْرِ وَ هُمَا فِی النَّارِ وَ سَلُوا اللّٰهَ الْمُعَافَاةَ فَاِنَّهٗ لَمْ یُؤْتَ اَحَدٌ بَعْدَ الْیَقِیْنِ خَیْرًا مِّنَ الْمُعَافَاةِ وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الدعاء، حدیث نمبر 3849، ص 550، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابوبکر، علی بن محمد، عبید بن سعید، شعبہ، یزید بن خمیر، سلیم بن عامر، اوسط البجلی نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو اس کے ایک سال بعد ایک

بار ابو بکر رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ پچھلے سال میرے اس مقام پر نبی کریم ﷺ کھڑے تھے۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ رونے لگے پھر فرمایا تم سچائی کو اپنے لئے لازم کرلو۔ کیونکہ اس کے ہمراہ نیکی بھی ہے اور یہ دونوں جنت میں ہیں۔ جھوٹ سے پرہیز کرو کیونکہ اس کے ساتھ برائی ہے۔ یہ دونوں دوزخ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے تندرستی اور عافیت طلب کرو کیونکہ ایمان کے بعد صحت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ آپس میں ایک دوسرے سے حسد اور بغض نہ کرو۔ قطع رحمی اور قطع تعلقات سے بچو اور ایک دوسرے سے منہ موڑ کر پیٹھ نہ پھیرو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندوں آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دوم باب الدعا بالعفو والعافیۃ، حدیث 1664، ص 440، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: فراق رسول ﷺ میں رونا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سنت ہے۔

غم فراق نبی ﷺ میں جو آنکھ سے نکلے
خدا ہی جانتا ہے ان اشکوں کا مرتبہ کیا ہے

حدیث شریف: 234

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ

زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ اللَّهِ وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللَّهُمَّ الْعَنْهُ مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتَى بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُوهُ فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

(بخاری، عربی، کتاب الحدود، حدیث نمبر 6780، ص 1169، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: لیث (بن سعد) نے کہا مجھ سے خالد بن یزید نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ (اسلم حبشی آزاد کردہ غلام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ) سے انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں ایک شخص تھا جس کا نام عبداللہ جس کو گدھے کا لقب دیا گیا تھا۔ وہ نبی اکرم ﷺ کو (آپ ﷺ کے حضور ہنسنے والے کی فعل یا قول سے) ہنسایا کرتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے بسبب شراب نوشی کے اس کو کوڑے مارنے کا حکم دیا تھا۔ ایک دن اس کو لایا گیا (وہ شراب میں دھت تھا اور یہ غزوہ خیبر کا واقعہ ہے) تو آپ ﷺ نے اس کو کوڑے مارنے کا حکم دیا تو اس کو کوڑے لگائے گئے تو لوگوں میں سے ایک شخص (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ)

نے کہا! اے اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کر بکثرت (شراب نوشی کی وجہ سے) اس کو لایا جاتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس پر لعنت نہ کرو اللہ تعالیٰ کی قسم مجھے یہی معلوم ہے کہ وہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔

(بخاری، عربی اردو، جلد سوم، کتاب الحدود رقم حدیث نمبر 1684، ص 737، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: حضور ﷺ سے محبت کرنے والا اگر گناہگار بھی ہو تو رسول اکرم نور مجسم ﷺ اس سے محبت فرماتے ہیں اور اس پر لعنت کرنے سے منع فرماتے ہیں۔

حدیث شریف:235

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ اَمَا تَسْتَحْيِ الْمَرْاَةُ اَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تُرْجِىْ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِىْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ قَالَتْ فَقُلْتُ اِنَّ رَبَّكَ لَيُسَارِعُ فِىْ هَوَاكَ

(ابن ماجہ، عربی، کتاب النکاح، حدیث نمبر 2000، ص 286، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابن ابی شیبہ، عبدہ، ہشام، عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: اس عورت کو شرم نہیں آتی جو اپنے آپ کو حضور ﷺ کے لئے ہبہ کر دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "ترجی من تشاء منهن و تووی الیک من

تشاء" آپ اپنی ازواج میں سے جس کو جی چاہے (اسے) جدا کر دیں اور جسے چاہیں اپنے پاس رکھیں۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی خواہش پوری کرنے میں آپ ﷺ سے بھی سبقت کرتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد اول باب التی وهبت نفسها للنبی، حدیث نمبر 2071، ص 557، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

حدیث شریف:236

حَدَّثَنَا اَبُوْبِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا ثَنَا مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ثَنَا ثَابِتٌ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعِنْدَهُ ابْنَةٌ لَهُ فَقَالَ اَنَسٌ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِيَّ حَاجَةٌ فَقَالَتِ ابْنَتُهُ مَا اَقَلَّ حَيَاءَهَا فَقَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ رَغِبَتْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ

(ابن ماجہ، عربی، کتاب النکاح، حدیث نمبر 2001، ص 286، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابو بشر، بکر بن خلف، محمد بن بشار، مرحوم بن عبد العزیز (رباعی) ثابت کہتے ہیں ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے۔ ان کے

پاس ان کی ایک بیٹی بیٹھی تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور ﷺ کی خدمت میں
ایک عورت آئی۔ اس نے اپنے آپ کو حضور ﷺ کے لئے پیش کیا اور عرض کیا
یارسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ کو میری ذات سے کچھ حاجت ہے۔ انس رضی اللہ
عنہ کی صاحبزادی بولیں وہ بڑی بے شرم تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ وہ تجھ
سے افضل تھی کہ حضور ﷺ کی محبت میں اپنے آپ کو بھی پیش کردیا۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد اول، باب التی وہبت نفسها للنبی، حدیث نمبر 2072، ص 557
، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

عشاقانِ رسول ﷺ کے لئے آزمائش

حدیث شریف: 237

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَبْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ
الثَّقَفِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا رَوْحُ بْنُ اَسْلَمَ نَا شَدَّادُ اَبُو طَلْحَةَ
الرَّاسِبِيُّ عَنْ اَبِي الْوَازِعِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ
قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَارَسُوْلَ وَاللّٰهِ اِنِّي
لَاُحِبُّكَ فَقَالَ اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاُحِبُّكَ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِي فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا فَاِنَّ
الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلَى مَنْ يُحِبُّنِي مِنَ السَّيْلِ اِلَى مُنْتَهَاهُ

(ترمذی، عربی، ابواب الزھد، حدیث نمبر 2350، ص 537، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص
نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ سے
محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا "سوچو! کیا کہہ رہے ہو" کہنے لگا! اللہ تعالیٰ کی
قسم، میں آپ ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ اس نے تین مرتبہ یہ بات کہی۔ آپ نے
فرمایا: اگر تو مجھ سے محبت کرتا ہے تو فقر کیلئے تیار ہوجا کیونکہ میرے محبین کی طرف فقر
ہے۔ سیلاب کی طرح اپنی منزل کی طرف تیز دوڑنے سے بھی جلدی آتا ہے۔

(ترمذی، اردو عربی، جلد دوم ابواب زہد حدیث نمبر 232، ص 107، مطبوعہ فرید بک
لاہور پاکستان)

ہاتھ پاؤں چومنے کا بیان

حدیث شریف: 238

حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ وَاَبُو
اُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ
سَلِمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ بِصَاحِبِهِ
اِذْهَبْ بِنَا اِلَى هٰذَا النَّبِيِّ فَقَالَ صَاحِبُهُ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ اَنَّهُ
لَوْ سَمِعَكَ كَانَ لَهُ اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاءَ لَاہُ عَنْ تِسْعِ اٰیَاتٍ بَیِّنَاتٍ فَقَالَ لَھُمْ لَا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِیْءٍ اِلٰی ذِیْ سُلْطَانٍ لِیَقْتُلَہٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَۃً وَلَا تُوَلُّوا الْفِرَارَ یَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَیْکُمْ خَاصَّۃً الْیَھُوْدَ اَنْ لَّا تَعْتَدُوْا فِی السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلُوْا یَدَیْہِ فِیْ رِجْلَیْہِ فَقَالَا نَشْھَدُ اَنَّکَ نَبِیٌّ قَالَ فَمَا یَمْنَعُکُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِیْ قَالَ قَالُوْا اِنَّ دَاوٗدَ دَعَا رَبَّہٗ اَنْ لَا یَزَالَ مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ نَبِیٌّ وَاِنَّا نَخَافُ تَبِعْنَاکَ یَقْتُلُنَا الْیَھُوْدُ

(ترمذی، عربی، ابواب الاستیذان، حدیث نمبر 2733، ص 618، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا۔ ہمیں اس نبی ﷺ کے پاس لے چلو۔ اس نے کہا نبی نہ کہو۔ اس نے سن لیا تو (خوشی سے) اس کی چار آنکھیں ہو جائیں گی۔ پھر وہ دونوں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے نو (9) واضح نشانیاں دریافت کیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، چوری اور زنا نہ کرو، جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا اسے ناحق قتل نہ کرو، کسی بے گناہ کو حاکم کے پاس قتل کرانے نہ لے جاؤ، جادو نہ کرو، سود نہ کھاؤ، کسی پاک دامنہ کو

زنا کا الزام نہ دو، لڑائی کے دن پیٹھ پھیر کر نہ بھاگو، خصوصاً اے یہودیو! تمہارے لئے لازمی ہے کہ ہفتے کے دن حد سے تجاوز نہ کرو۔ راوی فرماتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں مبارک چومے اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ ﷺ نبی ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا میری پیروی سے تمہیں کیا چیز روکتی ہے۔ راوی کہتے ہیں انہوں نے کہا حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے رب جل جلالہ سے دعا مانگی تھی کہ ان کی اولاد سے ہی نبی ہوتے رہیں تو ہمیں ڈر ہے کہ آپ ﷺ کی پیروی کی وجہ سے یہودی ہمیں قتل نہ کریں۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم، ابواب الاستیذان والآداب، حدیث نمبر 263، ص 261، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 239

حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَیْلٍ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَبَّلْنَا یَدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الادب، حدیث نمبر 3704، ص 530، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابوبکر، محمد بن فضیل، یزید بن ابی زیاد، عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ہاتھ چومے۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دوم باب الرجل یقبل ید الرجل حدیث نمبر 1498، ص 404
مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 240

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ وَ غُنْدَرٌ وَاَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ صَفْوَانِ بْنِ عَسَّالٍ اَنَّ قَوْمًا مِّنَ الْيَهُوْدِ قَبَّلُوْا يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَيْهِ

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الادب، حدیث نمبر 3705، ص 530، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابوبکر، عبداللہ بن ادریس، غندر، ابواسامہ، شعبہ، عمرو بن مرہ، عبداللہ بن سلمہ، صفوان بن حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ یہود آئے۔ انہوں نے آپ ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں چومے۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دوم باب الرجل یقبل ید الرجل، حدیث نمبر 1499، ص 404،
مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 241

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ نَا زُهَيْرٌ نَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ

بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ مِّنْ سَرَايَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَكُنْتُ فِيْمَنْ حَاصَ فَلَمَّا بَرَزْنَا قُلْنَا كَيْفَ نَصْنَعُ وَقَدْ فَرَرْنَا مِنَ الزَّحْفِ وَبُؤْنَا بِالْغَضَبِ فَقُلْنَا نَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ فَنَتَثَبَّتُ فِيْهَا لِنَذْهَبَ وَلَا يَرَانَا اَحَدٌ قَالَ فَدَخَلْنَا فَقُلْنَا لَوْ عَرَضْنَا اَنْفُسَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ كَانَتْ لَنَا تَوْبَةٌ اَقَمْنَا وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ ذَهَبْنَا قَالَ فَجَلَسْنَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا خَرَجَ قُمْنَا اِلَيْهِ فَقُلْنَا نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ فَاَقْبَلَ اِلَيْنَا فَقَالَ لَا بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ قَالَ فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ فَقَالَ اَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِيْنَ

(ابوداؤد، عربی، کتاب الجہاد، حدیث نمبر 2647، ص 382، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن ابو یعلیٰ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ فرمائے ہوئے ایک سریہ میں تھے۔ فرمایا کہ لوگ بھاگ نکلے۔ میں بھی بھاگنے والوں میں تھا۔ جب ہم رکے تو ہم نے کہا: یہ ہم نے کیا کیا کہ مقابلے سے بھاگے اور غضب کے لائق ہوئے۔ ہم نے کہا کہ مدینہ منورہ میں چلے جائیں اور دوبارہ آئیں کہ کوئی نہ دیکھے۔ ہم داخل ہوئے تو ہم نے کہا: کیوں نہ ہم اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں

پیش کریں۔ اگر ہماری توبہ قبول ہو تو رہیں ورنہ چلے جائیں۔ ہم نماز فجر سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے انتظار میں بیٹھ گئے۔ جب آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو ہم کھڑے ہو گئے اور عرض گزار ہوئے کہ ہم فرار ہونے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا: بلکہ تم جہاد کرنے والے ہو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نزدیک ہوئے اور ہم نے آپ ﷺ کے دست اقدس کو بوسہ دیا اور فرمایا: میں مسلمانوں کی پناہ گاہ ہوں۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد دوم کتاب الجہاد حدیث نمبر 875، ص 323، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے ملجا و ماویٰ ہیں اور سب مسلمان آپ ﷺ کی پناہ میں ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی پتہ لگا کہ بزرگوں کے ازراہِ عقیدت ہاتھ چومنے جائز ہیں۔ جیسے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان کے ساتھیوں نے نبی کریم ﷺ کے دست مبارک کو چوما اور فخریہ بیان کیا۔ "فقبلنا یدہ" پس ہم نے آپ ﷺ کے دستِ مبارک کو بوسہ دیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث شریف: 242

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ نَا زُهَیْرٌ نَا یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ لَیْلٰی حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ

بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ وَذَكَرَ قِصَّةً قَالَ فَدَنَوْنَا یَعْنِیْ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلْنَا یَدَهٗ

(ابوداؤد، عربی، کتاب الادب، حدیث نمبر 5223، ص 533، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے نزدیک ہوئے اور ہم نے آپ ﷺ کے دستِ اقدس کو بوسہ دیا۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد سوم ابواب السلام حدیث نمبر 1782، ص 640، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: حضرت عبداللہ بن عمر اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک کو بوسہ دیا آپ ﷺ نے منع نہ فرمایا۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ بزرگوں کے ہاتھ چومنا جائز بلکہ سنتِ صحابہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث شریف: 243

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ اَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ بَیْنَمَا یُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِیْهِ مِزَاحٌ بَیْنَا یُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ خَاصِرَتِهٖ بِعُوْدٍ فَقَالَ اَصْبِرْنِیْ قَالَ اصْطَبِرْ قَالَ اِنَّ عَلَیْكَ

قَمِيصًا وَلَيسَ عَلَىَّ قَمِيصٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِيصِهٖ فَاحتَضَنَهٗ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشحَهٗ قَالَ اِنَّمَا اَرَدتُّ هٰذَا يَارَسُولَ اللّٰهِ

(ابوداؤد، عربی، کتاب الادب، حدیث نمبر 5224، ص733، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ جو انصار کے ایک فرد تھے' وہ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے اور مزاحیہ باتیں سنا کر لوگوں کو ہنسا رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں ایک لکڑی سے کونچا دیا۔ عرض کی کہ مجھے قصاص دیجئے فرمایا کہ قصاص لے لو۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ ﷺ کے اوپر قمیص ہے جبکہ میرے اوپر قمیص نہ تھی۔ پس نبی کریم ﷺ نے اپنا کرتہ مبارک اٹھا دیا تو وہ لپٹ گئے اور آپ ﷺ کے پہلو کو بوسہ دینے لگے۔ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ! میرا مقصد صرف یہی تھا۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد سوم ابواب السلام حدیث نمبر 1783، ص641، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 244

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ عِيسٰى نَامَطَرُ ابنُ عَبدِالرَّحمٰنِ الاَعنَقُ حَدَّثَتنِى اُمُّ اَبَانَ بِنتُ الوَازِعِ بنِ زَارِعٍ عَن جَدِّهَا زَارِعٍ وَكَانَ فِى وَفدِ عَبدِالقَيسِ قَالَ لَمَّا قَدِمنَا

الْمَدِينَةَ فَجَعَلنَا نَتَبَادَرُ مِن رَوَاحِلِنَا فَنُقَبِّلُ يَدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَرِجلَهٗ وَانتَظَرَ المُنذِرُ الاَشَجُّ حَتّٰى اَتٰى عَيبَتَهٗ فَلَبِسَ ثَوبَيهِ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ فِيكَ خُلَّتَينِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الحِلمُ وَالاَنَاةُ قَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ اَنَا اَتَخَلَّقُ بِهِمَا اَمِ اللّٰهُ جَبَلَنِى عَلَيهِمَا قَالَ بَلِ اللّٰهُ جَبَلَكَ عَلَيهِمَا قَالَ الحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِى جَبَلَنِى عَلٰى خُلَّتَينِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ

(ابوداؤد، عربی، کتاب الادب، حدیث نمبر 5225، ص732، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ام ابان بنت وازع بن زارع نے اپنے دادا جان حضرت زارع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو عبدالقیس کے وفد میں شامل تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ جب ہم مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو تیزی سے اپنی سواریوں سے اتر کر رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک کو چومنے لگے۔ اور پائے اقدس کو منذر اشج رکے رہے یہاں تک کہ اپنی گٹھری سے دو کپڑے نکالے انہیں پہنا' پھر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے ان سے فرمایا کہ تمہاری دو عادتوں کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ بردباری اور تسلی سے کام کرنا۔ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا وہ میں نے پیدا کی ہیں یا اللہ تعالیٰ نے میری فطرت میں رکھی ہیں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری فطرت میں رکھی ہیں۔ عرض کی کہ سب تعریفیں

اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے دو عادتیں میرے اندر ایسی رکھی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ پسند فرماتے ہیں۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد سوم، ابواب السلام، حدیث نمبر 1784، ص 641، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

شفاعت کا بیان

حدیث شریف: 245

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ جَمِيعًا عَنِ الْوَلِيدِ قَالَ ابْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اَبِي عَمَّارٍ شَدَّادٍ اَنَّهُ سَمِعَ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الفضائل، حدیث نمبر 5983، ص 1008، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ”کنانہ“ کو بزرگی عطا کی اور ”بنو کنانہ“ میں سے قریش کو بزرگی عطا کی اور قریش میں سے ”بنو ہاشم“ کو بزرگی عطا کی اور ”بنو ہاشم“ میں سے مجھے بزرگی عطا کی ہے۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم، کتاب الفضائل، حدیث نمبر 5819، ص 223، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 246

حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى اَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا هِقْلٌ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي اَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنِي اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الفضائل، حدیث نمبر 5940، ص 1008، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ

نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور سب سے
پہلے میری قبر کو شق کیا جائے گا اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے
پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم، کتاب الفضائل، حدیث نمبر 5821، ص 224، مطبوعہ شبیر
برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 247

**حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ
جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ كَأَنَّهُمُ الثَّعَارِيرُ قُلْتُ مَا
الثَّعَارِيرُ قَالَ الضَّغَابِيسُ وَكَانَ قَدْ سَقَطَ فَمُهُ فَقُلْتُ لِعَمْرِو
بْنِ دِينَارٍ أَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ
بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ**

(بخاری، عربی، کتاب الرقاق، حدیث نمبر 6558، ص 1135، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حماد (بن زید بن درہم) نے عمرو (بن دینار) سے انہوں نے
حضرت جابر (بن عبداللہ) انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ
نے فرمایا۔ لوگ شفاعت کے ذریعہ سے دوزخ سے نکلیں گے گویا کہ وہ "ثعاریر"

ہیں۔ حماد نے کہا۔ میں نے عمرو بن دینار سے کہا "ثعاریر" کیا ہے۔ عمرو بن دینار
نے کہا وہ ککڑیاں ہیں (ککڑیوں سے ان کو تشبیہ اس لئے دی گئی کہ ککڑی بہت جلدی
نشو ونما پاتی ہے) حماد نے کہا عمرو بن دینار کے دانت گر گئے تھے (اس لئے ان کا
لقب اثرم تھا) حماد نے کہا میں نے عمرو بن دینار سے کہا اے ابو محمد! کیا تم نے
حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے: میں نے نبی
اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ شفاعت کے ذریعہ لوگ جہنم سے نکلیں گے۔
عمرو بن دینار نے کہا ہاں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے
ہوئے سنا ہے (اس میں معتزلہ کا رد ہے جو گنہگار کی شفاعت کے منکر ہیں)

(بخاری شریف، عربی اردو، جلد سوم، کتاب الرقاق، حدیث نمبر 1475، ص 645، مطبوعہ شبیر
برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 248

**حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ نَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ
عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ فَرُّوخٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ
آدَمَ وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ
مُشَفَّعٍ**

(سنن ابوداؤد، عربی، کتاب السنۃ، حدیث نمبر 4673، ص 660، مطبوعہ دارالسلام، ریاض

سعودی عرب)

ترجمہ: عبداللہ بن فروخ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں حضرت آدم علیہ السلام کی ساری اولاد کا سردار ہوں۔ اور سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی۔ میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول فرمائی جائے گی۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد سوم، کتاب السنۃ، حدیث نمبر 1245، ص 456، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 249

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ اِسْمٰعِيْلَ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَعَدَنِىْ رَبِّىْ اَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِىْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا لَاحِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَاعَذَابَ مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّىْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

(ترمذی، عربی، ابواب صفۃ القیامۃ، حدیث نمبر 2437، ص 555، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میرے رب جل جلالہ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور ہوں گے اور میرے رب جل جلالہ کی مٹھیوں (جیسا اس کے شایان شان ہے) سے تین مٹھیاں (مزید ہوں گے) یہ حدیث صحیح ہے۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم، ابواب صفۃ القیامۃ، حدیث 329، ص 142، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

عقیدہ: تمام مخلوق اولین و آخرین حضور ﷺ کی نیاز مند ہے۔ یہاں تک کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

عقیدہ: قیامت کے دن مرتبہ شفاعت کبریٰ حضور ﷺ کے خصائص میں سے ہے کہ جب تک حضور ﷺ شفاعت کا دروازہ نہ کھولیں گے، کسی کو مجال شفاعت نہ ہوگی بلکہ حقیقتاً جتنے شفاعت کرنے والے ہیں، حضور ﷺ کے دربار میں شفاعت لائیں گے اور اللہ عزوجل کے حضور مخلوقات میں صرف حضور ﷺ شفیع ہیں اور یہ شفاعت کبریٰ مومن کافر مطیع عاصی سب کے لئے ہے کہ وہ انتظار حساب جو سخت جانگزا ہوگا، جس کے لئے لوگ تمنائیں کریں گے کہ کاش جہنم میں پھینک دیئے جاتے اور اس انتظار سے نجات پاتے، اس بلا سے چھٹکارا کافر کو بھی حضور ﷺ کی بدولت ملے گا جس پر اولین و آخرین موافقین و مخالفین مومنین و کافرین

سب حضور ﷺ کی حمد کریں گے۔ اسی کا نام مقام محمود ہے اور شفاعت کے اور اقسام
بھی ہیں مثلاً بہتوں کو بلا حساب جنت میں داخل فرمائیں گے جن میں چار ارب
نوے کروڑ کی تعداد معلوم ہے۔ اس سے بہت زائد اور ہیں جو اللہ تعالیٰ ورسول ﷺ
کے علم میں ہیں بہتیرے وہ ہوں گے جن کا حساب ہو چکا ہے اور مستحق جہنم ہو چکے'
ان کو جہنم سے بچائیں گے اور بعضوں کی شفاعت فرما کر جہنم سے نکالیں گے۔ اور
بعضوں کے درجات بلند فرمائیں گے اور بعضوں سے تخفیف عذاب فرمائیں گے۔

عقیدہ: ہر قسم کی شفاعت حضور ﷺ کے لئے ثابت ہے۔ شفاعت
بالوجاہۃ' شفاعت بالمحبۃ' شفاعت بالاذن ان میں سے کسی کا انکار وہی کرے گا جو
گمراہ ہے۔

عقیدۃ: منصب شفاعت حضور ﷺ کو دیا جا چکا' حضور ﷺ فرماتے ہیں
:اعطیت الشفاعۃ اور ان کا رب جل جلالہ فرماتا ہے **واستغفر لذنبك
والمومنین والمومنٰت** مغفرت چاہو اپنے خاصوں کے گناہوں اور
عام مومنین و مومنات کے گناہوں کی شفاعت اور کس کا نام ہے۔ " **اَللّٰھُمَّ
ارْزُقْنَا شَفَاعَۃَ حَبِیْبِكَ الْکَرِیْمِ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ
اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ** "۔ شفاعت کے بعض احوال نیز دیگر
خصائص جو قیامت کے دن ظاہر ہوں گے احوال آخرت میں انشاءاللہ تعالیٰ بیان
ہوں گے۔ (بہار شریعت حصہ اول)

اہل اللہ بھی شفاعت کریں گے

حدیث شریف:250

**حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ نُمَیْرٍ وَ عَلِیُّ ابْنُ
مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَکِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ یَزِیْدَ الرَّقَاشِیِّ
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُفُّ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ صُفُوْفًا وَقَالَ ابْنُ
نُمَیْرٍ اَھْلُ الْجَنَّۃِ فَیَمُرُّ الرَّجُلُ مِنْ اَھْلِ النَّارِ عَلَی
الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ یَا فُلَانُ اَمَا تَذْکُرُ یَوْمَ اسْتَسْقَیْتَ فَسَقَیْتُكَ
شَرْبَۃً قَالَ فَیَشْفَعُ لَہٗ وَیَمُرُّ الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ اَمَا تَذْکُرُ یَوْمَ
نَاوَلْتُكَ طَھُوْرًا فَیَشْفَعُ لَہٗ قَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ وَیَقُوْلُ یَا فُلَانُ
اَمَا تَذْکُرُ یَوْمَ بَعَثْتَنِیْ فِیْ حَاجَۃِ کَذَا وَکَذَا فَذَھَبْتُ
لَكَ فَیَشْفَعُ لَہٗ**

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الادب، حدیث نمبر 3685، ص 528، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: محمد بن عبداللہ بن نمیر' علی بن محمد' وکیع' اعمش' یزید الرقاشی انس رضی
اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن اہل جنت کی
صف بندی ہوگی اور ایک دوزخی کا ادھر سے گزر ہوگا۔ یہ ان لوگوں میں سے ایک

شخص کو پہچان کر اس سے کہے گا، تمہیں یاد ہے یا نہیں۔ میں نے فلاں وقت تجھے ایک گھونٹ پانی پلایا تھا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں وہ شخص اس بات پر اس کی شفاعت کرے گا۔ دوسرا دوزخی گزرے گا اور ایک شخص سے کہے گا تمہیں یاد ہے کہ نہیں ایک بار میں نے تمہیں وضو کرایا تھا تو وہ بھی اس کی شفاعت کرے گا۔ تیسرا گزرے گا تو کسی سے کہے گا تجھے یاد ہے کہ نہیں۔ تم نے مجھے فلاں کام کے لئے بھیجا تھا جو میں نے پورا کیا۔ وہ اس پر اس کی شفاعت کرے گا۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دوم، باب فضل صدقۃ الماء، حدیث نمبر 1479، ص 400، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ف: دنیا میں جن لوگوں نے اہل اللہ کی خدمت کی ہوگی، تو قیامت کے دن اہل اللہ اس خدمت کے عوض گناہ گاروں کی شفاعت کریں گے۔

استقبال آمد مصطفی ﷺ

حدیث شریف: 251

حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ يَحْيٰى وَ شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِى التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ

الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلَ فِىْ عَلْوِ الْمَدِيْنَةِ فِىْ حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَقَامَ فِيْهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ اَنَّهٗ اَرْسَلَ اِلٰى مَلَاِ بَنِى النَّجَّارِ فَجَاءُوْا مُتَقَلِّدِيْنَ بِسُيُوْفِهِمْ قَالَ فَكَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاَبُوْبَكْرٍ رِدْفُهٗ وَمَلَاُ بَنِى النَّجَّارِ حَوْلَهٗ حَتّٰى اَلْقٰى بِفِنَاءِ اَبِىْ اَيُّوْبَ قَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ حَيْثُ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ وَيُصَلِّىْ فِىْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ اِنَّهٗ اُمِرَ بِالْمَسْجِدِ قَالَ فَاَرْسَلَ اِلٰى مَلَاِ بَنِى النَّجَّارِ فَجَاءُوْا فَقَالَ يَا بَنِى النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِىْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ قَالَ اَنَسٌ فَكَانَ فِيْهِ مَا اَقُوْلُ كَانَ فِيْهِ نَخْلٌ وَقُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ وَ خَرِبٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ وَبِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةً وَجَعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً قَالَ فَكَانُوْا يَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَنَّهٗ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَةِ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

(مسلم شریف، عربی، کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ، حدیث نمبر 1173، ص 213، مطبوعہ

دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب نبی اکرم ﷺ (مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے) مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ منورہ کے بالائی حصے میں ایک قبیلے میں رہائش پذیر ہوئے۔ اس قبیلے کا نام بنوعمرو بن عوف تھا۔ آپ ﷺ نے وہاں ۱۴ دن قیام کیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے بنونجار کے سرکردہ افراد کو (ان کے ہاں منتقل ہونے کا) پیغام بھجوایا۔ انہوں نے (آپ ﷺ کے استقبال کے وقت) اپنی تلواریں لٹکائی ہوئی تھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' وہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ نبی اکرم ﷺ اپنی اونٹنی پر تشریف فرما تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور بنونجار کے سرکردہ افراد آپ ﷺ کے آس پاس چل رہے تھے۔ یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر میں آ کر ٹھہر گئے۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول' کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ' حدیث نمبر 1075، ص 417، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ کی مدینہ منورہ آمد کے موقع پر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے جلوس کی شکل میں پہنچ کر مصطفی کریم ﷺ کا استقبال فرمایا۔ لہذا معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی آمد کے موقع پر جلوس نکالنا صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت ہے۔

جب رسول اللہ ﷺ کی مکۃ المکرمہ سے مدینہ منورہ آمد ہو تو جلوس نکالنا

جائز ہے تو پھر اس دنیا میں سرکار ﷺ کی آمد ہو تو جلوس نکالنا کیونکر ناجائز ہوسکتا ہے؟

حدیث شریف:252

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ يَقُوْلُ اُذْكُرُ اَنِّيْ خَرَجْتُ مَعَ الْغِلْمَانِ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ نَتَلَقّٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً مَعَ الصِّبْيَانِ

(بخاری، عربی، کتاب المغازی، حدیث نمبر 4426، ص 753، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کا استقبال کرنے کے لئے ثنیۃ الوداع (یہ وہ جگہ ہے جہاں اہل مدینہ مسافروں کو الوداع کہتے تھے) تک بچوں کے ساتھ نکلا تھا اور سفیان عیینہ نے "غلمان" کی جگہ "مع الصبیان" کہا۔

(بخاری، عربی اردو، جلد دوم' کتاب المغازی' حدیث نمبر 1562، ص 744، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:253

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

کے لئے لے جاتے جو استقبال کرنے والوں میں سب سے آگے ہوتا' آپ ﷺ اسے اپنے آگے بٹھا لیتے۔ پس میرے ساتھ استقبال کیا گیا تو مجھے اپنے آگے بٹھالیا۔ پھر حسن اور حسین رضی اللہ عنہما نے استقبال کیا تو انہیں اپنے پیچھے بٹھالیا۔ پس ہم مدینہ منورہ میں اسی طرح داخل ہوئے۔

(ابوداؤ، عربی اردو، جلد دوم' کتاب الجہاد' حدیث نمبر 794' ص 300' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 256

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِبْنِ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُالرَّحِيْمِ ابْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ ثَنَا مُوَرِّقُ الْعِجْلِیْ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّیَ بِنَا قَالَ فَتُلُقِّیَ بِیْ وَبِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ قَالَ فَحَمَلَ اَحَدَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْاٰخِرَ خَلْفَهٗ حَتّٰی قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الادب، حدیث نمبر 3773، ص 539، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابوبکر' عبدالرحیم بن سلیمان' مورق العجلی (رباعی) عبداللہ بن جعفر نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے تشریف لاتے تو ہم لوگ آپ کے استقبال کے لئے جاتے ایک بار میں اور حسن یا حسین رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے

استقبال کے لئے چلے۔ آپ ﷺ نے ہم میں سے ایک کو آگے بٹھایا اور ایک کو پیچھے حتی کہ ہم مدینہ پہنچے۔

(ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دوم' باب رکوب ثلاثۃ علی دابۃ' حدیث نمبر 1568' ص 419' مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

گستاخ رسول کی سزا

حدیث شریف: 257

حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوْسَی الْخُتَّلِیُّ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِیُّ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ نَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ اَعْمٰی كَانَتْ لَهٗ اُمُّ وَلَدٍ تَشْتِمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيْهِ فَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِیْ وَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ قَالَ فَلَمَّا كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ جَعَلَتْ تَقَعُ فِی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَشْتِمُهٗ فَاَخَذَ الْمِغْوَلَ فَوَضَعَهٗ فِیْ بَطْنِهَا وَاتَّكَاَ عَلَيْهَا فَقَتَلَهَا فَوَقَعَ بَيْنَ رِجْلَيْهَا طِفْلٌ فَطَلَخَتْ مَاهُنَاكَ بِالدَّمِ فَلَمَّا اَصْبَحَ ذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ اُنْشِدُ اللّٰهَ رَجُلًا فَعَلَ مَافَعَلَ لِیْ عَلَيْهِ حَقٌّ

اِلَّا قَامَ فَقَامَ الْاَعْمٰی یَتَخَطَّی النَّاسَ وَھُوَ یَتَزَلْزَلُ حَتّٰی قَعَدَ بَیْنَ یَدَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا صَاحِبُھَا کَانَتْ تَشْتِمُکَ وَتَقَعُ فِیْکَ فَاَنْھَا ھَا فَلَا تَنْتَھِیْ وَاَزْجُرُھَا فَلَا تَنْزَجِرُ وَلِیْ مِنْھَا اِبْنَانِ مِثْلَ اللُّؤْلُؤَتَیْنِ وَکَانَتْ بِیْ رَفِیْقَۃً فَلَمَّا کَانَ الْبَارِحَۃَ جَعَلَتْ تَشْتِمُکَ وَتَقَعُ فِیْکَ فَاَخَذْتُ الْمِغْوَلَ فَوَضَعْتُہٗ فِیْ بَطْنِھَا وَاتَّکَاْتُ عَلَیْھَا حَتّٰی قَتَلْتُھَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اِشْھَدُوْا اَنَّ دَمَھَا ھَدَرٌ

(سنن ابوداود، عربی، کتاب الحدود، حدیث نمبر 4361، ص 613، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک نابینا صحابی کی ام ولد تھی جو نبی کریم ﷺ کو سب وشتم کیا کرتی اور بدگوئی کرتی تھی۔ مولیٰ منع کرتا مگر باز نہ آتی۔ ڈانٹ ڈپٹ کرتا تب بھی نہ رکتی۔ ایک رات اس نے نبی کریم ﷺ کی بدگوئی کی اور سب وشتم کرتی رہی۔ پس صحابی رضی اللہ عنہ نے خنجر لے کر اس کے پیٹ پر رکھا اور دباؤ ڈال کر اسے قتل کر دیا۔ چنانچہ اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان سے بچہ بھی برآمد ہوا جس سے وہ خون میں لت پت ہوگئی۔ صبح کے وقت نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا۔ میں ایسا کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی قسم

دیتا ہوں اور اپنے حق کی جو میرا اس پر ہے کہ وہ کھڑا ہو جائے۔ پس نابینا صحابی کھڑے ہوئے۔ لوگوں کو پھاندتے اور لرزتے ہوئے بڑھے' یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے جا بیٹھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ! میں اس کا مالک تھا۔ وہ آپ ﷺ کو سب وشتم کرتی اور ہجو کیا کرتی تھی۔ میں منع کرتا تو باز نہیں آتی تھی۔ ڈانٹ ڈپٹ کرتا تب بھی نہ رکتی۔ میرے اس سے دو بیٹے ہیں' موتی جیسے اور وہ میری غمخوار تھی۔ گزشتہ رات جب وہ آپ ﷺ کو سب وشتم کرنے لگی اور ہجو گوئی کی تو میں نے خنجر لے کر اس کے پیٹ پر رکھ دیا اور اس پر دباؤ ڈال کر اسے قتل کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ لوگو! گواہ رہنا کہ اس کا خون رائیگاں گیا۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد سوم' کتاب الحدود' حدیث نمبر 956، ص 337، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: رسول اللہ ﷺ کا گستاخ کافر و مرتد ہو جاتا ہے ہرگز مسلمان نہیں رہتا۔ وہ اپنی کلمہ گوئی کی اہانت رسول ﷺ کے باعث خود نفی کر دیتا ہے۔ وہ اسلام کے دائرے سے باہر اور ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے۔ خواہ دیکھنے والوں کو بظاہر نمازی و حاجی اور مولانا و مفتی وغیرہ ہی کیوں نہ نظر آئے۔ اس کے یہ اعمال جسم بے جان کی طرح ہیں۔ مرتد واجب القتل ہے۔ حکومت ایسے کے وجود سے زمین کو پاک کر دے جیسا کہ یمن میں حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی ملاقات سے متعلقہ احادیث میں مرتد کا واقعہ منقول ہے۔ خود اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی بدگوئی کرنے والی عورت کے خون کو رائیگاں قرار دیا اور اس کا کوئی بدلہ نہیں دلوایا گیا۔ کیونکہ اگر کسی کی کوئی قیمت ہے تو اللہ تعالیٰ اور

رسول ﷺ سے تعلق رکھنے کے باعث ہے۔ جب رسول ﷺ کی گستاخی کی تو اللہ تعالیٰ سے اور اسلام سے کیا تعلق رہ گیا؟ تقریباً ڈیڑھ سو سال سے نجدیت کے باعث اہانت رسول ﷺ کی بیماری بہت پھیل چکی ہے۔ نجدیت زدہ حضرات مختلف خوشنما لباسوں میں ملبوس ہوکر بھولے بھالے مسلمانوں کو بہکانے اور اللہ و رسول سے ان کا رشتہ توڑنے اور منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی سلول اور ذوالخویصرہ کے ساتھ جوڑنے میں شب و روز کوشاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مہربانوں کو عقل سلیم اور چشم بصیرت عطا فرمائے کہ وہ اپنے اور مسلمانوں کے نفع و نقصان کو پہچان کر اس راستے پر گامزن ہوں جس میں دارین کی بھلائی ہے۔

حدیث شریف:258

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً كَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيْهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتّٰى مَاتَتْ فَاَبْطَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا

(سنن ابوداؤد، عربی، کتاب الحدود، حدیث نمبر 4362، ص613، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: شعبی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کی ہے کہ ایک

یہودی عورت نبی کریم ﷺ کو سب و شتم کرتی اور آپ ﷺ کی ہجو کیا کرتی۔ ایک شخص نے اس کا گلا گھونٹ دیا۔ یہاں تک کہ وہ مرگئی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس کے خون کو باطل قرار دیا۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد سوم کتاب الحدود حدیث نمبر 957، ص338، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:259

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهُ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا يَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَنَّانَا وَسَاَلَنَا الصَّدَقَةَ قَالَ وَاَيْضًا وَاللّٰهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ فَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَنَكْرَهُ اَنْ نَدَعَهُ حَتّٰى نَنْظُرَ اِلٰى مَا يَصِيْرُ اَمْرُهُ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتّٰى اسْتَمْكَنَ مِنْهُ فَقَتَلَهُ

(بخاری، عربی، کتاب الجہاد والسیر، حدیث نمبر 3031، ص259، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا کعب بن اشرف کو کون قتل کرے گا کیونکہ اس نے اللہ اور اس رسول کو اذیت دی ہے۔ محمد بن مسلمہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ پسند فرماتے ہیں کہ میں اس کو قتل کردوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں۔ وہ کعب بن اشرف کے پاس گیا۔ اور کہا اس نے یعنی نبی اکرم ﷺ نے ہم کو اوامر نواہی کا مکلف بنادیا ہے اور ہم سے صدقات طلب کرتے ہیں۔ محمد بن مسلم نے کہا کعب بن اشرف نے کہا بخدا تم اس کے بعد اس سے بھی زیادہ تنگ پڑجاؤ گے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا ہم نے اس کی اتباع کی ہے اور اس کا فراق پسند نہیں کرتے حتی کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ان کا معاملہ کدھر جاتا ہے۔ وہ بہت دیر تک اس کے ساتھ محو گفتگو رہے حتی کہ اس پر قادر ہوگئے اور اس کو قتل کردیا۔

(بخاری، عربی اردو، جلد دوم' کتاب الجہاد والسیر' حدیث نمبر 281، ص 153' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 260

وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْقَعْنَبِيُّ فَقَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ قُتَيْبَةَ فَقَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَقَالَ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قُلْتُ لِمَالِكٍ اَحَدَّثَكَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ

وَعَلٰى رَاْسِهٖ مِغْفَرٌ فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَائَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَالَ مَالِكٌ نَعَمْ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الحج، حدیث 3312 ص 572 مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال جب نبی اکرم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سر پر "خود" (آہنی ٹوپی) پہن رکھی تھی۔ جب آپ ﷺ نے اسے اتارا تو ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی (گستاخ رسول) "ابن خطل" کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے' تو آپ ﷺ نے حکم دیا' اسے قتل کردو!

(مسلم شریف، جلد دوم' کتاب الحج' حدیث 3204، ص 263، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے اپنے گستاخ کعب بن اشرف اور ابن خطل کو قتل کرنے کا حکم دیا بلکہ جس بیت اللہ میں غیر موذی جانور کو مارنے کی ممانعت ہے' وہاں کعبۃ اللہ کے غلاف میں لپٹے ہوئے گستاخ رسول کو قتل کرنے کا مصطفی کریم ﷺ نے حکم ارشاد فرمایا۔

معراج رسول ﷺ اور دیدار الٰہی جل جلالہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ فَوْقَ الْحِمَارِ دُونَ الْبَغْلِ
خَطْوُهَا عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهَا فَرَكِبْتُ وَمَعِيَ جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ فَسِرْتُ فَقَالَ اَنْزِلْ فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ فَقَالَ اَتَدْرِيْ
اَيْنَ صَلَّيْتَ ؟ صَلَّيْتَ بِطَيْبَةَ وَاِلَيْهَا الْمُهَاجِرُ ثُمَّ قَالَ اَنْزِلْ
فَصَلِّ فَفَعَلْتَ فَقَالَ اَتَدْرِيْ اَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِطُوْرِ
سَيْنَاۤءَ حَيْثُ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ اَنْزِلْ
فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ فَقَالَ اَتَدْرِيْ اَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِبَيْتِ
لَحْمٍ حَيْثُ وُلِدَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ دَخَلْتُ اِلٰى بَيْتِ
الْمُقَدَّسِ فَجُمِعَ لِيَ الْاَنْبِيَاۤءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَدَّمَنِيْ
جِبْرَئِيْلُ حَتّٰى اَمَمْتُهُمْ ثُمَّ صَعِدَبِيْ اِلَى السَّمَاۤءِ الدُّنْيَا
فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَبِيْ اِلَى السَّمَاءِ
الثَّانِيَةِ فَاِذَا فِيْهَا ابْنَا الْخَالَةِ عِيْسٰى وَيَحْيٰى عَلَيْهِمَا
السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَبِيْ اِلَى السَّمَاۤءِ الثَّالِثَةِ فَاِذَا فِيْهَا يُوْسُفُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَبِيْ اِلَى السَّمَاۤءِ الرَّابِعَةِ فَاِذَا فِيْهَا
هَارُوْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ
فَاِذَا فِيْهَا اِدْرِيْسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ
السَّادِسَةِ فَاِذَا فِيْهَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صَعِدَبِيْ اِلَى

السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاِذَا فِيْهَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ
صَعِدَبِيْ فَوْقَ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ فَاَتَيْنَا سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى
فَغَشِيَتْنِيْ ضَبَابَةٌ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا فَقِيْلَ لِيْ اِنِّيْ يَوْمَ
خَلَقْتُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمَّتِكَ
خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَقُمْ بِهَا اَنْتَ وَاُمَّتُكَ فَرَجَعْتُ اِلٰى
اِبْرَاهِيْمَ فَلَمْ يَسْاَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ ثُمَّ اَتَيْتُ عَلٰى مُوْسٰى
فَقَالَ كَمْ فَرَضَ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِيْنَ
صَلٰوةً قَالَ فَاِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَقُوْمَ بِهَا اَنْتَ وَلَا اُمَّتُكَ
فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَبِّيْ
فَخَفَّفَ عَنِّيْ عَشْرًا ثُمَّ اَتَيْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَاَمَرَنِيْ
بِالرُّجُوْعِ فَرَجَعْتُ فَخَفَّفَ عَنِّيْ عَشْرًا ثُمَّ رُدَّتْ اِلٰى
خَمْسِ صَلٰوةٍ قَالَ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيْفَ
فَاِنَّهٗ فَرَضَ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ صَلٰوتَيْنِ فَمَا قَامُوْا بِهِمَا
فَرَجَعْتُ اِلٰى رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ فَسَاَلْتُهُ التَّخْفِيْفَ فَقَالَ اِنِّيْ
يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلٰى
اُمَّتِكَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةٍ فَخَمْسٌ بِخَمْسِيْنَ فَقُمْ بِهَا اَنْتَ
وَاُمَّتُكَ فَعَرَفْتُ اَنَّهَا مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ صِرّٰى فَرَجَعْتُ

اِلٰی مُوسٰی عَلَیۡهِ السَّلَامُ فَقَالَ ارۡجِعۡ فَعَرَفۡتُ اَنَّهَا مِنَ اللّٰهِ صِرًّیٰ یَقُولُ حَتۡمٌ فَلَمۡ اَرۡجِعۡ

(سنن نسائی، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 451، ص 61، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا جہاں تک نگاہ پڑتی تھی اس کا قدم پڑتا تھا' میں اس پر سوار ہوا اور میرے ہمراہ جناب جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے چنانچہ میں رات کے وقت چلا جبرائیل علیہ السلام نے کہا اتریں اور نماز پڑھیں اور میں نے نماز پڑھی۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا کیا آپ ﷺ جانتے ہیں۔ کہ آپ ﷺ نے نماز کس جگہ ادا فرمائی؟ آپ ﷺ نے مدینہ طیبہ میں نماز ادا فرمائی ہے۔ اس کی طرف ہجرت ہوگی پھر جناب جبرائیل علیہ السلام نے کہا اتریئے اور نماز ادا فرمایئے۔ میں نے نماز پڑھی۔ جبرائیل علیہ السلام نے دریافت کیا۔ آپ ﷺ جانتے ہیں کہ آپ ﷺ نے نماز کہاں پڑھی آپ ﷺ نے طور سینا پر نماز پڑھی جہاں موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے تھے پھر کہا اتریئے اور نماز ادا فرمایئے میں نے نماز پڑھی۔ جبرائیل علیہ السلام نے دریافت کیا۔ کیا آپ ﷺ جانتے ہیں کہ آپ ﷺ نے کہاں نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے بیت اللحم میں نماز پڑھی ہے۔ جہاں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے پھر میں بیت المقدس میں پہنچا۔ وہاں تمام پیغمبر اکٹھے کیے گئے۔ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے آگے کیا میں سب کا امام بنا' پھر

جبرائیل علیہ السلام مجھے چڑھا کر پہلے آسمان پر لے گئے۔ وہاں پر حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ملے پھر وہاں سے دوسرے آسمان پر لے گئے جہاں دونوں خالہ زاد بھائی حضرت عیسیٰ اور یحییٰ علیہم السلام ملے پھر تیسرے آسمان پر لے گئے۔ جہاں جناب یوسف علیہ السلام ملے پھر چوتھے آسمان پر لے گئے وہاں پر حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی پھر پانچویں آسمان پر لے گئے۔ وہاں پر حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ پھر آپ ﷺ چھٹے آسمان پر لے گئے۔ وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی پھر آپ ﷺ ساتویں آسمان پر لے گئے۔ جہاں جناب ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی پھر وہ مجھے ساتویں آسمان کے اوپر لے گئے یہاں تک کہ ہم سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے۔ وہاں پر مجھے ایک بادل کے ٹکڑے نے ڈھانپ لیا (جس میں خاص تجلی الٰہی تھی) میں نے سجدہ کیا۔ مجھے ارشاد فرمایا گیا کہ جس دن میں نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا تھا اس دن تجھ پر اور تیری امت پر پچاس نمازیں فرض کی تھیں۔ اب انہیں آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی امت ادا کرے۔ میں لوٹ کر جناب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا۔ آپ علیہ السلام نے مجھے کچھ نہیں پوچھا۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا۔ انہوں نے دریافت کیا آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی امت پر کتنی نمازیں فرض ہوئیں؟ میں نے کہا پچاس نمازیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ واپس جا کر تخفیف کرائیں۔ میں اپنے پروردگار جل جلالہ

کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے دس پھر کم فرما دیں۔ یہاں تک کہ پانچ
نمازیں رہ گئیں۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا لوٹ جایئے اور تخفیف کرایئے۔
کیونکہ بنی اسرائیل پر دو نمازیں فرض ہوئیں تو وہ ان کو ادا نہ کر سکے۔ میں پھر
پروردگار جل جلالہ کے پاس حاضر ہوا اور نمازوں میں تخفیف چاہی۔ پروردگار نے
فرمایا۔ میں نے جس دن زمین اور آسمان کو تخلیق کیا۔ اسی دن آپ ﷺ اور
آپ ﷺ کی امت پر پچاس نمازیں فرض فرما دیں۔ اب یہ پانچ نمازیں پچاس
کے برابر ہیں۔ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی امت انہیں ادا کرے۔ اس وقت مجھے
معلوم ہوا کہ اللہ جل جلالہ کا یہ حکم قطعی ہے۔ میں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
پاس آیا۔ آپ ﷺ نے کہا کہ اللہ رب العزت کے پاس دوبارہ جایئے۔ میں سمجھ
چکا تھا کہ یہ حکم قطعی ہے لہذا میں پھر نہ گیا۔

(سنن نسائی، عربی اردو، جلد اول کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 453، ص 137، مطبوعہ فرید بک
اسٹال لاہور پاکستان)

عقیدہ: محال ہے کہ کوئی حضور ﷺ کا مثل ہو جو کسی صفت خاصہ میں کسی کو
حضور ﷺ کا مثل بتائے گمراہ ہے یا کافر۔

عقیدہ: حضور ﷺ کو اللہ عزوجل نے مرتبہ محبوبیت کبریٰ سے سرفراز فرمایا
کہ تمام خلق جویائے رضائے مولیٰ ہے اور اللہ عزوجل طالب رضائے مصطفیٰ ﷺ

عقیدہ: حضور کے خصائص سے معراج ہے کہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک
اور وہاں سے ساتوں آسمان اور کرسی وعرش تک بلکہ بالائے عرش رات کے ایک

لطیف حصہ میں مع جسم تشریف لے گئے اور وہ قرب خاص حاصل ہوا کہ کسی بشر و
ملک کو کبھی نہ حاصل ہوا نہ ہو اور جمال الٰہی بچشم سر دیکھا اور کلام الٰہی بلا واسطہ سنا اور
تمام ملکوت السموت والارض کو بالتفصیل ذرہ ذرہ ملاحظہ فرمایا۔ (بہار شریعت حصہ
اول)

حدیث شریف:262

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَبْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ
الثَّقَفِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ نَا سَالِمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ
الْحَكَمِ بْنِ أَبَانٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَى
مُحَمَّدٌ رَبَّهُ قُلْتُ أَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُولُ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ
وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ قَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ إِذَا تَجَلَّى بِنُورِهِ
الَّذِي هُوَ نُورُهُ وَقَدْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ مَرَّتَيْنِ

(ترمذی، عربی، ابواب تفسیر القرآن، حدیث نمبر 3280، ص 736، مطبوعہ دار السلام، ریاض
سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابن عباس رضی
اللہ عنہما نے فرمایا رسول اکرم ﷺ نے اپنے رب جل جلالہ کو دیکھا۔ حضرت عکرمہ
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا ''لاتدرکہ
الابصار و ہو یدرک الابصار' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم

پر افسوس ہے یہ تو اس وقت ہے جب وہ اپنے ذاتی نور سے جلوہ گر ہو رسول اکرم ﷺ نے اپنے رب جل جلالہ کو دو مرتبہ دیکھا۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم ابواب تفسیر القرآن حدیث نمبر 1205، ص 518، مطبوعہ فرید بک لاہور کراچی)

حدیث شریف: 263

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْأُمَوِيُّ نَا أَبِي نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

(ترمذی، عربی، ابواب تفسیر القرآن، حدیث نمبر 3281، ص 736 مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشاد باری تعالیٰ "ولقد راہ نزلۃ اخری" کے بارے میں روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم ابواب تفسیر القرآن، حدیث نمبر 1206، ص 519، مطبوعہ فرید بک

لاہور کراچی)

حدیث شریف: 364

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ أَبِي رِزْمَةَ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى قَالَ رَآهُ بِقَلْبِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

(ترمذی، عربی، تفسیر القرآن، حدیث نمبر 3282، ص 736، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیت کریمہ "ما کذب الفواد ما رای" کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دل (کی آنکھوں) سے دیکھا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

(ترمذی شریف، عربی اردو، جلد دوم ابواب تفسیر القرآن، حدیث نمبر 1207، ص 519، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 265

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحُصَيْنِ أَبِي جَهْمَةَ عَنْ أَبِي

الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى قَالَ رَاٰى بِفُؤَادِهٖ مَرَّتَيْنِ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الایمان، حدیث نمبر 437، ص 90، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (قرآن کی آیت ہے) "ان کے دل نے جو دیکھا اسے جھٹلایا نہیں اور انہوں نے اسے دوبارہ بھی دیکھا" نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دو مرتبہ اپنے دل (کی آنکھ) کے ذریعے دیکھا۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب الایمان، حدیث 344، ص 184، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

نذر و نیاز کی حقیقت

حدیث شریف:266

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ اشْتَرٰى كَبْشَيْنِ سَمِيْنَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ فَذَبَحَ اَحَدَهُمَا عَنْ اُمَّتِهٖ لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰهِ بِالتَّوْحِيْدِ وَشَهِدَ لَهٗ

بِالْبَلَاغِ وَذَبَحَ الْاٰخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّعَنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الاضاحی، حدیث نمبر 3122، ص 455، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: محمد بن یحییٰ، عبدالرزاق، ثوری، عبداللہ بن محمد بن عقیل ابو سلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ جب قربانی کا ارادہ کرتے تو دو مینڈھے خریدتے جو موٹے تازے سینگوں دار کالے اور سیاہ رنگ دار ہوتے۔ ایک اپنی امت کی جانب سے ذبح کرتے جو بھی اللہ تعالیٰ کو ایک مانتا ہو اور رسول ﷺ کی رسالت کا قائل ہو اور دوسرا محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کی جانب سے ذبح فرماتے۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دوم، ابواب الاضاحی، باب الاضاحی رسول اللہ ﷺ، حدیث نمبر 907، ص 263، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

حدیث شریف:267

حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ حَيْوَةُ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ صَخْرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ يَطَاُ فِيْ سَوَادٍ وَّيَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ وَّيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ فَاُتِيَ بِهٖ لِيُضَحِّيَ بِهٖ

فَقَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ اَخَذَهَا وَاَخَذَ الْكَبْشَ فَاَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰى بِهِ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الاضاحی، حدیث نمبر 5091، ص 877، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ایسا مینڈھا لانے کا حکم دیا جس کی ٹانگیں، پشت اور آنکھیں سیاہ ہوں، اسے پیش کیا گیا تاکہ آپ ﷺ اس کی قربانی کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اے عائشہ! چھری لاؤ! پھر فرمایا: اسے پتھر پر تیز کرلو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ آپ ﷺ نے چھری پکڑی۔ مینڈھے کو پکڑ کر اسے لٹایا اور پھر اسے ذبح کردیا اور پڑھا بسم اللہ! (پھر دعا کی) اے اللہ! محمد ﷺ آل محمد ﷺ، اور محمد ﷺ کی امت کی جانب سے اسے قبول کرا! (سیدہ عائشہ فرماتی ہیں) پھر آپ ﷺ نے اس کی قربانی کردی۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد دوم، کتاب الاضاحی حدیث 4976، ص 814، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 268

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا شَرِيكٌ عَنْ

اَبِي الْحَسْنَاءِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَنَشٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ مَا هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَانِي اَنْ اُضَحِّيَ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّي عَنْهُ

(ابوداؤد، عربی، کتاب الضحایا، باب الاضحیۃ عن المیت، حدیث نمبر 2790، ص 406، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حنش کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دو دنبے قربانی کرتے دیکھا تو عرض گزار ہوا، یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی تھی اپنی طرف سے قربانی کرنے کی۔ چنانچہ (ارشاد عالی کے تحت) ایک قربانی میں حضور ﷺ کی طرف سے پیش کر رہا ہوں۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد دوم، کتاب الاضحایا، حدیث نمبر 1017، ص 391، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: ایصال ثواب دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جو بزرگان دین کے لئے کیا جاتا ہے۔ دوسرا جو عام مسلمانوں کے لئے کیا جائے کہ دعاؤں اور ایصال ثواب کے ذریعے ان کی نیکیوں میں اضافہ ہو اور ان کی اخروی زندگی سنور جائے۔ جبکہ بزرگان دین کے لئے ایصال ثواب کرنے کا یہ مقصد نہیں ہوتا بلکہ اس بزرگ سے اپنی نسبت ثابت کرنا زیادہ مقصود ہوتا ہے کیونکہ وہ دوسروں کی طرح اس بات کے محتاج نہیں ہوتے کہ کوئی دعا اور ایصال ثواب کرکے ان کی عاقبت سنوارنے کی

کوشش کرے۔ نبی کریم ﷺ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قربانی کی وصیت کرنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نبی کریم ﷺ کی طرف سے بھی قربانی کیا کرنا ایصال ثواب کی اسی پہلی قسم سے ہے۔ بعض حضرات جن کے دل مقربین بارگاہ الٰہیہ کی کدورت سے بھرے رہتے ہیں، وہ کہا کرتے ہیں کہ بزرگوں کے لئے ایصال ثواب کرنے والے ان کو اربابا من دون اللہ بنائے بیٹھے ہیں۔ ورنہ بزرگوں کو تو ثواب کی ضرورت نہیں اور یہ آئے دن بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے لوگ ایصال ثواب کے پردے میں بزرگوں کی پوجا پاٹ کرتے ہیں۔ ایسی ذہنیت رکھنے والے خارجیت زدہ حضرات کو اس حدیث سے سبق حاصل کرنا چاہیے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی طرف سے قربانی کرنے کی وصیت کیوں فرمائی تھی؟ فافہم

حدیث شریف:269

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حَیْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَیْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ یَطَأُ فِیْ سَوَادٍ وَیَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ وَیَبْرُكُ فِیْ سَوَادٍ فَاُتِیَ بِهٖ

فَضَحّٰی بِهٖ فَقَالَ یَا عَائِشَةُ هَلُمِّی الْمُدْیَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِیْهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلْتَ فَاَخَذَهَا وَاَخَذَ الْكَبْشَ فَاَضْجَعَهٗ فَذَبَحَهٗ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰی بِهٖ

(ابوداؤد، عربی، کتاب الضحایا، باب ما یستحب من الضحایا، حدیث نمبر 2792، ص 407، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگوں والے مینڈھے کے لئے حکم فرمایا جس کے سینگ سیاہ آنکھیں سیاہ اور جسمانی اعضا سیاہ ہوں۔ پس وہ لایا گیا تو اس کی قربانی دینے لگے۔ فرمایا کہ اے عائشہ! چھری تو لاؤ، پھر فرمایا کہ اسے پتھر پر تیز کر لینا۔ پس میں نے ایسا ہی کیا تو مجھ سے لے لی اور مینڈھے کو پکڑ کر لٹایا اور ذبح کرنے لگے تو کہا۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ تعالیٰ! اسے قبول فرما محمد ﷺ کی طرف سے آل محمد ﷺ کی طرف سے اور امت محمد ﷺ کی طرف سے پھر اس کی قربانی پیش کر دی۔

(ابوداؤد، جلد دوم، کتاب الاضحایا، حدیث نمبر 1019، ص 392، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: نبی کریم ﷺ کے جانور کو ذبح کرتے وقت بھی آل محمد ﷺ کی جانب منسوب فرما دیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کرتے۔ معلوم ہوا

جو جانور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو ثواب میں شریک کرنے یا ایصال ثواب کی غرض سے اللہ والوں کی جانب منسوب کر دینے سے "ما اہل بہ لغیر اللہ" میں شمار نہیں ہوتا۔ جو جانور بزرگوں کی جانب منسوب کیا جائے کہ ان کے لئے ایصال ثواب کرنا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو اسے حرام اور مردار ٹھہرانے والے شریعت مطہرہ پر ظلم کرتے اور بزرگوں سے دشمنی رکھنے کا ثبوت دیتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث شریف: 270

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّ اُمَّهٗ مَاتَتْ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّیْ مَاتَتْ اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ سَقْیُ الْمَاءِ فَتِلْكَ سِقَايَةُ سَعْدٍ بِالْمَدِيْنَةِ

(سنن نسائی، عربی، کتاب الوصایا، حدیث نمبر 3696، ص 518، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: سیدنا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میری والدہ فوت ہوگئی ہے۔ کیا میں اس کی طرف سے کچھ خیرات اور صدقہ کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں کیجئے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا۔ ثواب کے

لحاظ سے کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پانی پلانا تو ابھی تک مدینہ منورہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ ہی کی سبیل ہے۔

(سنن نسائی، عربی اردو جلد دوم، حدیث نمبر 3698، ص 577، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

مسئلہ: ایصال ثواب نہایت موجب برکات امر مستحب ہے۔ اسے عرف میں ادب سے نذر و نیاز کہتے ہیں۔ یہ نذر شرعی نہیں جیسے بادشاہ کو نذر دینا ان میں خصوصاً گیارہویں شریف کی فاتحہ نہایت عظیم برکت کی چیز ہے۔

مسئلہ: عرس اولیائے کرام یعنی قرآن خوانی و فاتحہ خوانی و نعت خوانی و وعظ وایصال ثواب اچھی چیز ہے۔ رہے منہیات شرعیہ وہ تو ہر حالت میں مذموم ہیں اور مزارات طیبہ کے پاس اور زیادہ مذموم تنبیہ چونکہ عموماً مسلمانوں کو بحمدہ تعالیٰ اولیائے کرام سے نیاز مندی اور مشائخ کے ساتھ انہیں ایک خاص عقیدت ہوتی ہے۔ ان کے سلسلہ میں منسلک ہونے کو اپنے لئے فلاح دارین تصور کرتے ہیں اس وجہ سے زمانہ حال کے وہابیہ نے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے یہ جال پھیلا رکھا ہے کہ پیری مریدی بھی شروع کر دی حالانکہ اولیاء کے یہ منکر ہیں لہٰذا جب مرید ہونا ہو تو اچھی طرح تفتیش کر لیں ورنہ اگر بدمذہب ہوا تو ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

پیری کے لئے چار شرطیں ہیں قبل از بیعت ان کا لحاظ فرض ہے۔ اول سنی

صحیح العقیدہ ہو دوم اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے نکال سکے سوم فاسق معلن نہ ہو چہارم اس کا سلسلہ نبی ﷺ تک متصل ہو۔ (بہارِ شریعت حصہ اول)

دم اور تعویذات کا بیان

حدیث شریف:271

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عُمَرَ الْمَکِّیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ یَزِیْدَ وَھُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْھَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ کَانَ اِذَا اشْتَکٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَقَاهُ جِبْرِیْلُ قَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ یُبْرِیْكَ وَمِنْ کُلِّ دَاءٍ یَشْفِیْكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَشَرِّ کُلِّ ذِیْ عَیْنٍ

(مسلم شریف، عربی، کتاب السلام، حدیث نمبر 5699، ص 970، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ

بیمار ہوئے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ دعا پڑھ کر آپ ﷺ پر دم کرتے تھے۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم، کتاب السلام، حدیث نمبر 5582، ص 159، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:272

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اشْتَکٰی یَقْرَاُ عَلٰی نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَیَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهٗ کُنْتُ اَقْرَاُ عَلَیْهِ وَاَمْسَحُ بِیَدِهٖ رَجَاءَ بَرَکَتِهَا

(بخاری، عربی کتاب الفضائل القرآن، حدیث نمبر 5016، ص 899، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عروہ (بن زبیر) نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوتے تو معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم فرماتے۔ جب آپ ﷺ کی مرض میں اضافہ ہوا (جس مرض میں آپ ﷺ نے وفات پائی) تو میں آپ ﷺ پر معوذات پڑھتی اور آپ کے دستِ اقدس کی برکت کی امید رکھتے ہوئے اس سے آپ ﷺ کو مسح کرتی۔

(بخاری، عربی اردو، جلد سوم، کتاب التفسیر، حدیث نمبر 8، ص 37، مطبوعہ شبیر برادرز

(لاہور پاکستان)

حدیث شریف:273

حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى يَقْرَأُ فِىْ نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهٗ كُنْتُ اَقْرَاُ عَلَيْهِ وَ اَمْسَحُ عَلَيْهِ بِيَدِهٖ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا

(ابوداؤد، عربی، کتاب الطب، حدیث نمبر3902، ص554، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عروہ نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی تکلیف ہوتی تو معوذ تین پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے۔ جب آپ ﷺ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں بھی آپ ﷺ پر پڑھتی اور اپنا ہاتھ آپ ﷺ پر پھیرا کرتی، برکت کی امید رکھتی ہوئی۔

(سنن ابوداؤد، عربی اردو، جلد سوم، باب کیف الرقی، حدیث نمبر505، ص180، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:274

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ اَبِى

الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ ِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَهْطًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوْا فِىْ سَفْرَةٍ سَافَرُوْهَا فَنَزَلُوْا بِحَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوْهُمْ فَاَبَوْا اَنْ تُضَيِّفُوْهُمْ قَالَ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذٰلِكَ الْحَيِّ فَشَفَوْا لَهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهٗ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ اَتَيْتُمْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ نَزَلُوْا بِكُمْ لَعَلَّ اَنْ يَكُوْنَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ يَنْفَعُ صَاحِبَكُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَشَفَيْنَا لَهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ فَلَا يَنْفَعُهٗ شَيْءٌ فَهَلْ عِنْدَ اَحَدٍ مِنْكُمْ شَيْءٍ يَشْفِى صَاحِبَنَا يَعْنِىْ رُقْيَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اِنِّىْ لَاَرْقِىْ وَلٰكِنِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَاَبَيْتُمْ اَنْ تُضَيِّفُوْنَا مَا اَنَا بِرَاقٍ حَتّٰى تَجْعَلُوْا لِىْ جُعْلًا فَجَعَلُوْا لَهٗ قَطِيْعًا مِنَ الشَّاءِ فَاَتَاهُ فَقَرَاَ عَلَيْهِ بِاُمِّ الْكِتٰبِ وَيَتْفُلُ حَتّٰى بَرِىءَ كَاَنَّمَا اُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ قَالَ فَاَوْفَاهُمْ جُعْلَهُ الَّذِىْ صَالَحُوْهُمْ عَلَيْهِ فَقَالُوْا اقْتَسِمُوْا فَقَالَ الَّذِىْ رَقٰى لَا تَفْعَلُوْا حَتّٰى نَاْتِىَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْتَاْمِرُهٗ فَغَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَيْنَ عَلِمْتُمْ اَنَّهَا

رُقْيَةً اَحْسَنْتُمْ وَاضْرِبُوْا لِیْ مَعَکُمْ بِسَھْمٍ

(ابوداؤد، عربی، کتاب البیوع، باب فی کسب الاطباء، حدیث نمبر 3418، ص 496، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے کچھ اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین ایک سفر میں تھے کہ وہ عرب کے ایک قبیلے کے پاس اترے اور ان سے ضیافت کے لئے کہا تو انہوں نے مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔ پس اس قبیلے کے سردار کو سانپ نے کاٹ کھایا۔ انہوں نے ہر ایک چیز سے اس کا علاج کر کے دیکھ لیا لیکن کسی چیز نے اسے فائدہ نہ دیا۔ ان میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ تم ان لوگوں کے پاس کیوں نہیں جاتے جو تمہارے پاس اترے ہوئے ہیں شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جو تمہارے سردار کو فائدہ دے۔ ان میں سے بعض لوگوں نے (اگر) کہا کہ ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔ ہم نے ہر چیز سے ان کا علاج کر کے دیکھ لیا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کیا آپ حضرات میں سے کسی کو دم کرنا آتا ہے؟ ان میں سے ایک صاحب نے فرمایا کہ میں دم کروں گا لیکن ہم نے تم لوگوں سے ضیافت کے لئے کہا تھا کہ تم نے انکار کر دیا لہذا میں دم نہیں کروں گا۔ یہاں تک کہ میرے لئے کوئی انعام مقرر کرو۔ پس انہوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ مقرر کر دیا۔ پس وہ صاحب اس کے پاس تشریف لے گئے اور سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرتے رہے یہاں تک کہ وہ شفایاب ہو گیا۔ جیسے قید سے آزاد ہوا ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے جو انعام

مقرر کیا تھا وہ پیش کر دیا۔ ساتھیوں نے کہا کہ انہیں تقسیم کر لیں۔ دم کرنے والے صاحب نے کہا کہ ایسا نہ کیجئے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس کا حکم دریافت کر لیں۔ اگلے روز وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس کے ساتھ دم کیا جا سکتا ہے؟ تم نے اچھا کیا اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی نکالنا۔

(سنن ابوداؤد، عربی اردو، جلد سوم کتاب البیوع حدیث نمبر 24، ص 26، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث سے کئی چیزیں معلوم ہوئیں۔ ایک یہ کہ آیات قرآنیہ میں شفا بھی ہے۔ روحانی شفا تو ہر ایک کے نزدیک مُسَلَّم لیکن جسمانی شفا سے بھی کلام الٰہی کا دامن خالی نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ قرآنی آیات سے دم اور جھاڑ پھونک کرنا جائز ہے۔ تیسرے یہ کہ دم کرنے پر اگر کوئی اپنی مرضی سے دم کرنے والے کی مالی خدمت کرے تو اس کے جواز میں کلام نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے حصے کا مطالبہ کر کے اور **"واضربو الی معکم بسھم"** فرما کر جواز کو خوب ذہن نشین کروا دیا تا کہ کسی کے دل میں اس کے متعلق کوئی شبہ نہ رہ جائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث شریف: 275

حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدٍ

بْنِ اِسْحٰق عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْفَزَعِ كَلِمَاتٍ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَحْضُرُوْنِ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يُعَلِّمُهُنَّ مَنْ عَقَلَ مِنْ بَنِيْهِ وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْ كَتَبَهٗ فَاَعْلَقَهٗ عَلَيْهِ

(ابوداود، عربی، کتاب الطب، حدیث نمبر 3893، ص 553، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے ان کے جد امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پریشانی کے وقت کہنے کے لئے یہ کلمات سکھایا کرتے۔ "پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی اس کے غضب سے اور اس کے بندوں کی برائی سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں" چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما یہ دعا اپنے بیٹوں کو سکھایا کرتے جو سمجھدار ہوتے اور جوان سمجھ ہوتے ان کے گلوں میں لکھ کر لٹکا دیا کرتے۔

(سنن ابوداود، عربی اردو، جلد سوم، باب کیف الرقیٰ، حدیث نمبر 496، ص 177، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 276

حَدَّثَنِىْ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ

مُعَاوِيَةَ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِىْ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِىْ ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوْا عَلَىَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَالَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ

(مسلم شریف، عربی کتاب السلام، حدیث نمبر 5732، ص 975، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اس بارے میں آپ ﷺ کی کیا رائے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس دم کے الفاظ سناؤ۔ جس دم میں شرکیہ کلمات نہ ہوں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم، کتاب السلام، حدیث نمبر 5615، ص 168، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 277

حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهٖ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا فَزِعَ اَحَدُكُمْ فِى النَّوْمِ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ

الشَّيٰطِيْنِ وَ اَنْ يَحْضُرُوْنِ فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهٖ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِيْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهٖ

(ترمذی، عربی، ابواب الدعوات، حدیث نمبر 3528، ص 804 مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند کی حالت میں ڈر جائے تو یہ کلمات کہے "اعوذ بکلمات اللہ" الخ میں اللہ تعالیٰ کے مکمل وتمام کلمات کے ذریعہ اس کے غضب وعذاب، بندوں کی شر، شیطانی وسوسوں اور ان کے آموجود ہونے سے پناہ چاہتا ہوں۔ یہ خواب اس شخص کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنی بالغ اولاد کو یہ کلمات سکھاتے اور نابالغ بچوں کے لئے کاغذ پر لکھ کر ان کے گلے میں ڈالتے تھے۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم، ابواب الدعوات، حدیث نمبر 1450، ص 629، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: بچوں کے گلے میں تعویذ ڈالنا جائز بلکہ ایک اچھا کام ہے، ممانعت صرف ان تعویزات کی ہے جن میں شرکیہ کلمات تحریر ہوں لہذا ایسے مستحسن کام کو شرک وبدعت کہنا گمراہی اور جہالت کی علامت ہے۔

نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے کا بیان

حدیث شریف:278

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو قَالَ اَخْبَرَنِيْ بِهٰذَا اَبُوْ مَعْبَدٍ ثُمَّ اَنْكَرَهٗ بَعْدُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ

(مسلم شریف، عربی، کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1316، ص 236، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عمرو (بن دینار) بیان کرتے ہیں۔ ابو معبد نے پہلے مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان سنایا اور پھر بعد میں اس کا انکار کر دیا۔ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان یہ ہے) تکبیر (کی بلند آوازیں سن کر) ہمیں پتہ چل جاتا تھا کہ نبی اکرم ﷺ کی نماز ختم ہو چکی ہے۔

(مسلم شریف، عربی اردو جلد اول، کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1217، ص 458، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:279

وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْ مَعْبَدٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ
سَمِعَهٗ یُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا کُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ
صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِالتَّکْبِیْرِ
قَالَ عَمْرٌو فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِاَبِیْ مَعْبَدٍ فَاَنْکَرَہٗ وَقَالَ لَمْ
اُحَدِّثْکَ بِھٰذَا قَالَ عَمْرٌو قَالَ وَقَدْ اَخْبَرَنِیْہِ قَبْلَ ذٰلِکَ

(مسلم شریف، عربی، کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ، حدیث نمبر 1317، ص 236، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عمرو بن دینار' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو معبد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہمیں صرف تکبیر (کی بلند آوازوں کے ذریعے) نبی اکرم ﷺ کی نماز کے ختم ہونے کا پتہ چلتا تھا۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول' کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ' حدیث نمبر 1218، ص 459، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

عمرو کہتے ہیں' کچھ عرصے بعد میں نے ابو معبد سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے اس کا انکار کرتے ہوئے کہا' میں نے تمہیں یہ حدیث نہیں سنائی۔ عمرو کہتے ہیں' حالانکہ انہوں نے پہلے خود یہ حدیث سنائی تھی۔

حدیث شریف: 280

حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
بَکْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ وَحَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ
وَّاللَّفْظُ لَہٗ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ
اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ اَنَّ اَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ
اَخْبَرَہٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّکْرِ
حِیْنَ یَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَکْتُوْبَةِ کَانَ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَّہٗ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ کُنْتُ
اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِکَ اِذَا سَمِعْتُہٗ

(مسلم شریف، عربی، کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ، حدیث نمبر 1318، ص 237، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عمرو بن دینار' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو معبد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں فرض نماز پڑھ لینے کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا معمول تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب میں یہ ذکر سنتا' تو مجھے پتہ چل جاتا کہ لوگ نماز ختم کر چکے ہیں۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول' کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ' حدیث نمبر 1219، ص 459، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:281

حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو اَنَّ اَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ اِذْ سَمِعْتُهٗ

(بخاری، عربی، کتاب الاذان، حدیث نمبر841، ص136، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابو معبد (نافذ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بلند آواز سے ذکر کرنا جس وقت لوگ فرض نماز سے فارغ ہوں۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں معروف تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب لوگ نماز سے فارغ ہوتے تو میں اس کو معلوم کر لیتا تھا جس وقت آواز بلند ذکر سنتا تھا۔

(بخاری، عربی اردو، جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر798، ص371، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:282

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ قَالَ عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ كَانَ اَبُوْ مَعْبَدٍ اَصْدَقَ مَوَالِی ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَلِیٌّ وَّاسْمُهٗ نَافِذٌ

(بخاری، عربی، کتاب الاذان، حدیث نمبر842، ص136، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی نماز مکمل ہونے کو تکبیر کی آواز سن کر پہچان لیتا تھا۔

(بخاری، عربی اردو، جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر799، ص371، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:283

عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُهَلِّلُ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ

الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْكَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ثُمَّ يَقُوْلُ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ فِىْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ

(سنن نسائی، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1341، ص 188، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: سیدنا حضرت ابو الزبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز کے بعد تہلیل اس طرح فرماتے: لا الٰہ الا اللہ آخر تک اور فرماتے کہ نبی کریم ﷺ انہی کلمات کو نماز کے بعد پڑھتے۔

(سنن نسائی، عربی اردو، جلد اول، باب عدد التہلیل والذکر بعد التسلیم، حدیث نمبر 1343 ص 412، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث سے فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا ثابت ہوا۔

حدیث شریف: 284

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بُزَيْعٍ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَوْسَمِعْتُ جَابِرَبْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَاٰى نَاسٌ نَارًا فِى الْمَقْبَرَةِ فَاَتَوْهَا فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِى الْقَبْرِ وَاِذَا هُوَ يَقُوْلُ نَاوِلُوْنِىْ صَاحِبَكُمْ فَاِذَا هُوَ الرَّجُلُ الَّذِىْ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالذِّكْرِ

(ابوداؤد، عربی، کتاب الجنائز، باب فی الدفن باللیل، حدیث نمبر 3164، ص 462، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے یا میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا۔ لوگوں نے قبرستان میں روشنی دیکھی تو وہاں گئے۔ دیکھا تو رسول اللہ ﷺ ایک قبر میں کھڑے فرما رہے تھے۔ اپنا ساتھی مجھے پکڑاؤ۔ وہ ایسا آدمی تھا جو بلند آواز سے ذکر الٰہی کیا کرتا تھا۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد دوم، کتاب الجنائز، حدیث نمبر 1387، ص 536، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: آہستہ آواز سے ذکر کرنا افضل اور بہت خوب ہے کیونکہ یہ ریا سے بہت دور ہے لیکن بلند آواز سے ذکر کرنا بھی محض بے اصل نہیں ہے جبکہ اس میں ریا اور دکھاوا نہ ہو۔ بلند آواز سے ذکر الٰہی کرنے والے پر آخری وقت رسول اللہ ﷺ نے کتنی شفقت فرمائی کہ اسے خود اپنی مبارک ہاتھوں سے قبر میں اتارا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ باغ فدک

حدیث شریف:285

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ وَ مَابَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَاتَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا عَمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَبُوبَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا

(ابوداود، عربی، کتاب الخراج، حدیث نمبر2968، ص432، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عروہ بن زبیر نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے پیغام بھیجا۔ ان سے رسول اللہ ﷺ کی میراث کا مطالبہ کرتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو مدینہ منورہ اور فدک میں عطا فرمایا تھا اور جو خیبر کے خُمس سے باقی تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے مال سے آل محمد ﷺ کھاتے ہیں اور خدا کی قسم میں رسول اللہ ﷺ کے صدقہ میں ذرا سی تبدیلی بھی نہیں کروں گا اور اسی حال میں رکھوں گا جس حال میں وہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں تھا اور میں اس میں عمل نہیں کروں گا مگر اسی طرح جیسے رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کچھ دینے سے بالکل انکار کر دیا۔

(ابوداود، عربی اردو، جلد دوم 'کتاب الخراج' حدیث نمبر1194، ص455، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

حدیث شریف:286

حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَدْنَ اَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ فَيَسْاَلْنَهٗ ثُمُنَهُنَّ بِالْمِيْرَاثِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُنَّ عَائِشَةُ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ

(ابوداؤد، عربی، کتاب الخراج، باب فی صفایا رسول اللہ من الاموال، حدیث نمبر 2976، ص 434، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات نے جبکہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے وفات پائی تو ارادہ کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجیں تا کہ رسول اللہ ﷺ کی میراث سے آٹھویں حصے کا ان کے لئے سوال کریں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں بلکہ جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے؟

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد دوم، کتاب الخراج، حدیث نمبر 1202، ص 485، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی صاحبزادی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی نبی کریم ﷺ کے دنیاوی اموال فدک

وخیبر وغیرہ سے میراث نہ دی اور نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو۔ کیونکہ دنیاوی مال میں نبی کا کوئی وارث نہیں ہوتا بلکہ وہ حضرات جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا تھا دریں حالات سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بطور میراث حصہ نہ دینا قابل اعتراض تو نہیں ہے ہاں جس طرح آمدنی سے انہیں رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں ملا کرتا تھا۔ اسی طرح آپ ﷺ کے بعد بھی ملتا رہا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حدیث شریف: 287

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ مِنَّا اَمِيْرٌ وَّ مِنْكُمْ اَمِيْرٌ فَاَتَاهُمْ عُمَرُ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَاَيُّكُمْ تَطِيْبُ نَفْسُهٗ اَنْ يَتَقَدَّمَ اَبَا بَكْرٍ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ نَتَقَدَّمَ اَبَا بَكْرٍ

(سنن نسائی، عربی، کتاب الامامۃ، باب ذکر الامامۃ والجماعۃ، حدیث نمبر 778، ص 106، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور پر نور ﷺ کا وصال شریف ہوا تو انصار نے کہا ہم میں سے ایک صاحب کو امام ہونا چاہئے اور مہاجرین میں سے ایک امیر۔ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے۔ اوران سے دریافت کیا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ حضور پر نور ﷺ نے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا تھا۔ تم میں کون ایسا شخص ہے کہ جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مقدم ہونے پر راضی ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم نے فرمایا کہ ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ ہم جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مقدم ہوں۔

(سنن نسائی، عربی اردو، جلد اول' کتاب الامامۃ' حدیث نمبر 780، ص 238 مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

نوٹ: سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آیات قرآنی' احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم کی بناء پر انبیاء کرام کے بعد افضل الناس ہیں۔ علماء اہل سنت کا اس امر پر اجماع ہے۔ کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام بنی نوع انسان میں افضل ترین انسان ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ اسلام کے بہترین مظہر اور اسوہ رسول ﷺ کے بہترین نمونہ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کے بقول آیت شریفہ "**وسیجنبھا الاتقی الذی ... الخ**" سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی۔ آیت مذکورہ میں جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اتقی یعنی سب سے زیادہ

پرہیزگار فرمایا گیا ہے۔

مرتبہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ ہے سیّد
ہر فضیلت کے وہ جامع ہیں نبوت کے سوا

امامت دو قسم کی ہے' صغریٰ اور کبریٰ۔ امامت صغریٰ امامت نماز ہے۔ امامت کبریٰ نبی ﷺ کی نیابت مطلقہ کہ حضور ﷺ کی نیابت سے مسلمانوں کے تمام امور دینی و دنیوی میں حسب شرع تصرف عام کا اختیار رکھے اور غیر معصیت میں اس کی اطاعت تمام جہان کے مسلمانوں پر فرض ہو۔ اس امام کے لئے مسلمان' آزاد' عاقل' بالغ' قادر' قریشی ہونا شرط ہے۔ ہاشمی' علوی معصوم ہونا اس کی شرط نہیں۔ ان کا شرط کرنا روافض کا مذہب ہے جس سے ان کا یہ مقصد ہے کہ برحق امرائے مومنین خلفائے ثلثہ ابوبکر صدیق وعمر فاروق وعثمان غنی رضے اللہ تعالیٰ عنہم کو خلافت سے جدا کریں۔ حالانکہ ان کی خلافتوں پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع ہے۔ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم وحضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان کی خلافتیں تسلیم کیں اور علویت کی شرط نے تو مولیٰ علی کو بھی خلیفہ ہونے سے خارج کردیا۔ مولیٰ علوی کیسے ہوسکتی ہیں۔ رہی عصمت تو انبیاء وملائکہ کا خاصہ ہے جس کو ہم پہلے بیان کر آئے امام کا معصوم ہونا روافض کا مذہب ہے (بہار شریعت حصہ اول)

عقیدہ: نبی ﷺ کے بعد خلیفہ برحق وامام مطلق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق

پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان غنی پھر حضرت مولیٰ علی پھر چھ مہینے کے لئے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہوئے۔ ان حضرات کو خلفائے راشدین اور ان کی خلافت کو خلافت راشدہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضورﷺ کی سچی نیابت کا پورا حق ادا فرمایا۔ (بہار شریعت حصہ اول)

عقیدہ: بعد انبیاء ومرسلین تمام مخلوقات الٰہی انس وجن وملک سے افضل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں پھر عمر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر مولیٰ علی رضی اللہ عنہم جو شخص مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو صدیق یا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل بتائے، گمراہ بدمذہب ہے۔

(بہار شریعت حصہ اول)

عقیدہ: افضل کے یہ معنی ہیں کہ اللہ عزوجل کے یہاں زیادہ عزت و منزلت والا ہو۔ اسی کو کثرت ثواب سے بھی تعبیر کرتے ہیں نہ کہ کثرت اجر کہ بارہا مفضول کے لئے ہوتی ہے۔ حدیث میں ہمراہیان سیدنا امام مہدی کی نسبت آیا کہ ان میں ایک کے لئے پچاس کا اجر ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی ان میں کے پچاس کا یا ہم میں کے۔ فرمایا بلکہ تم میں کے۔ تو اجر ان کا زائد ہوا مگر افضلیت میں وہ صحابہ کرام کے ہمسر بھی نہیں ہو سکتے۔ زیادت در کنار کہاں امام مہدی کی رفاقت اور کہاں حضور سید عالمﷺ کی صحابیت۔ اس کی نظیر بلاشبہ یوں سمجھئے کہ سلطان نے کسی مہم پر وزیر اور بعض دیگر افسروں کو بھیجا اس کی فتح پر ہر افسر کو لاکھ لاکھ روپے

انعام دیئے اور وزیر کو خالی پروانہ خوشنودی مزاج دیا تو انعام انہیں کو زیادہ ملا مگر کہاں وہ اور کہاں وزیر اعظم کا اعزاز۔

عقیدہ: ان کی خلافت بر ترتیب فضیلت ہے۔ یعنی جو عنداللہ افضل واعلیٰ و اکرام تھا وہی پہلے خلافت پاتا گیا نہ کہ افضلیت بر ترتیب خلافت یعنی افضل یہ کہ ملک داری وملک گیری میں زیادہ سلیقہ جیسا آج کل سُنی بننے والے لوگ کہتے ہیں۔ یوں ہوتا تو فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے زیادہ افضل ہوتے کہ ان کی خلافت کو فرمایا "لم ار عبقریا یفری کفریہ حتی ضرب الناس بعطن" اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کو فرمایا "فی نزعہ ضعف واللہ یغفر لہ"

عقیدہ: خلفائے اربعہ راشدین کے بعد بقیہ عشرہ مبشرہ و حضرات حسنین و اصحاب بدر واصحاب بیعت الرضوان کے لئے افضلیت ہے۔ اور یہ سب قطعی جنتی ہیں۔

عقیدہ: تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اہل خیر وصلاح ہیں اور عادل۔ ان کا جب ذکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔

عقیدہ: کسی صحابی کے ساتھ سوء عقیدت بدمذہبی وگمراہی واستحقاق جہنم ہے کہ وہ حضور اقدسﷺ کے ساتھ بغض ہے۔ ایسا شخص رافضی ہے۔ اگرچہ چاروں خلفاء کو مسلمان مانے۔

عقیدہ: اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مقتدایان اہل سنت ہیں جو ان

سے محبت نہ رکھے مردود وملعون خارجی ہے۔ ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ و ام المومنین عائشہ صدیقہ وحضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم قطعی جنتی ہیں اور انہیں اور بقیہ بنات مکرمات وازواج مطہرات رضی اللہ عنہم کو تمام صحابیات پر فضیلت ہے۔ ان کی طہارت کی گواہی قرآن عظیم نے دی۔ (بہار شریعت حصہ اول)

حدیث شریف:288

حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى التُّجِيْبِيُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِى الطَّاهِرِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِیَ فِی الْجَنَّةِ يَا عَبْدَاللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ قَالَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلٰى اَحَدٍ يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ

مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الزکوۃ، حدیث نمبر 2371، ص 414، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں (ایک ہی قسم کی کوئی سی) دو چیزیں خرچ کرے، اسے جنت میں یہ ندا دی جائے گی: اے اللہ کے بندے! یہ سب سے بہتر ہے (قیامت کے دن) نمازیوں کو نماز والے دروازے سے بلایا جائے گا' مجاہدین کو جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا اور صدقہ کرنے والوں کو صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ جبکہ روزہ داروں کو "باب الریان" سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ! اگرچہ ضروری نہیں کہ کسی شخص کو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے لیکن کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جسے ان تمام دروازوں سے بلایا جائے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم بھی ان لوگوں میں شامل ہو۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول' کتاب الزکوۃ، حدیث نمبر 2267، ص 778، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان و عظمت واضح ہو رہی ہے۔

حدیث شریف:289

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ اُدْعِيْ لِيْ اَبَابَكْرٍ اَبَاكِ وَاَخَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلُ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰى وَيَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَابَكْرٍ

(مسلم شریف، عربی، کتاب فضائل الصحابہ، حدیث نمبر 6181، ص 1051 مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیماری کے دوران مجھے ہدایت کی۔ اپنے والد ابوبکر رضی اللہ عنہ اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلواؤ تاکہ میں انہیں کوئی تحریر لکھ دوں کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کوئی اور شخص (خلافت کا) آرزومند ہوسکتا ہے اور یہ کہہ سکتا ہے کہ میں (خلافت کا) زیادہ حق دار ہوں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اور اہل ایمان صرف ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (خلیفہ کے طور) پر قبول کریں گے۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم، کتاب فضائل الصحابہ، حدیث نمبر 6057، ص 298، مطبوعہ

شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے دو باتیں واضح ہوئیں۔

اول یہ کہ حضور ﷺ نے اپنی ظاہری حیات ہی میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا اعلان فرما دیا تھا۔

دوم یہ کہ آپ ﷺ لکھنا جانتے تھے تبھی تو آپ ﷺ نے کچھ چیز لکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

حدیث شریف:290

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِيْ شَيْءٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ كَاَنَّهَا تُرِيْدُ الْمَوْتَ قَالَ اِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِيْ فَاْتِيْ اَبَا بَكْرٍ

(بخاری، عربی، کتاب الاحکام، حدیث نمبر 7220، ص 1243 مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ (سعید بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف) سے انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے باپ (جبیر بن مطعم بن عدی نوفلی رضی اللہ عنہ) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ

کے حضور ایک عورت آئی اور اس عورت نے آپ ﷺ سے کسی چیز کے متعلق کچھ کلام کیا تو حضور اقدس ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ وہ دوبارہ آئے۔ اس عورت نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے خبر دیں۔ اگر میں آپ ﷺ کے حضور حاضر ہوں اور آپ ﷺ کو نہ پاؤں گویا کہ اس عورت کی مراد حضور اقدس ﷺ کی ظاہری وفات مبارکہ تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تو آئے اور مجھے نہ پائے تو پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آجانا (اس حدیث میں اس کی طرف اشارہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی خلیفہ ہیں)

(بخاری، عربی اردو، جلد سوم' کتاب الاحکام حدیث نمبر 2084، ص 935' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ف: اس حدیث میں بھی حضور ﷺ نے اپنی ظاہری حیات میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف واضح اشارہ فرمایا ہے۔

بغض عثمان رضی اللہ عنہ بغض رحمٰن جل جلالہ

حدیث شریف: 291

حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ الْبَغْدَادِیُّ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا عُثْمَانُ بْنُ زُفَرَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِیَ

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لِیُصَلِّیَ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْهِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَیْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلٰوةَ عَلٰی اَحَدٍ قَبْلَ هٰذَا قَالَ اِنَّهٗ كَانَ یُبْغِضُ عُثْمَانَ فَاَبْغَضَهُ اللّٰهُ

(ترمذی، عربی، ابواب المناقب، حدیث نمبر 3709، ص 844، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا تاکہ آپ اس پر نماز جنازہ پڑھیں لیکن آپ نے نماز جنازہ نہ پڑھی۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ! اس سے پہلے ہم آپ ﷺ کو کسی کی نماز جنازہ چھوڑتے نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ یہ شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ کا مبغوض ہوا۔ (یعنی اللہ تعالیٰ سے بغض رکھتا ہے)

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم' ابواب المناقب' حدیث نمبر 1643، ص 708، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے والا اللہ تعالیٰ سے بغض و عداوت رکھنے کے مترادف ہے۔

بغض علی رضی اللہ عنہ نفاق کی علامت ہے

حدیث شریف: 292

حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ

فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبِی النَّضْرِ عَنِ الْمُسَاوِرِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ

(ترمذی، عربی، ابواب المناقب، حدیث نمبر 3717، ص 846، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اکرم ﷺ فرمایا کرتے کسی منافق کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں ہو سکتی اور کوئی مومن آپ سے بغض نہیں رکھتا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم، حدیث نمبر 1651، ابواب المناقب، ص 712، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: مومن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھ نہیں سکتا اور منافق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت کر نہیں سکتا۔

مولیٰ علی کہنے کا ثبوت

حدیث شریف: 293

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ سَرِيْحَةَ اَوْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ شَكَّ شُعْبَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

(ترمذی، عربی، ابواب المناقب، حدیث نمبر 3713، ص 845، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابوسریحہ یا حضرت زید بن ارقم (شعبہ کو شک ہے) نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس کا میں مولیٰ ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اسی کے مولیٰ ہیں۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم، ابواب المناقب، حدیث نمبر 1647، ص 710، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تمام مومنوں کے مولیٰ ہیں۔ اسی لئے اہل ایمان حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مولیٰ علی کہتے ہیں اور مانتے ہیں۔

شان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

حدیث شریف: 294

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا اَبُوْمُسْهِرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ

اَبِیْ عُمَیْرَةَ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ
لِمُعَاوِیَةَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِیًا مَهْدِیًّا وَّاهْدِ بِهٖ

(ترمذی، عربی، ابواب المناقب، حدیث نمبر 3842، ص 869، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عمیرہ (صحابی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ دعا مانگی۔
یا اللہ جل جلالہ! انہیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنادے اور ان کے ذریعے
(لوگوں کو) ہدایت دے۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم ابواب المناقب حدیث نمبر 1776، ص 755، مطبوعہ فرید بک
لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 295

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ
النُّفَیْلِیُّ نَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ حَلْبَسٍ عَنْ
اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ قَالَ لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
عُمَیْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ وَلّٰی مُعَاوِیَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ
عُمَیْرًا وَوَلّٰی مُعَاوِیَةَ فَقَالَ عُمَیْرٌ لَا تَذْکُرُوْا مُعَاوِیَةَ اِلَّا
بِخَیْرٍ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اهْدِ بِهٖ

(ترمذی، عربی، ابواب المناقب، حدیث نمبر 3843، ص 869، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابوادریس خولانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حمص بن عمیر بن سعد کو معزول کر کے حضرت
معاویہ رضی اللہ عنہ کو والی بنایا تو لوگوں نے کہا آپ نے عمیر کو معزول کر کے حضرت
معاویہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا۔ اس پر عمیر نے کہا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ
عنہ کا ذکر خیر سے ہی کیا کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا۔ یا اللہ! ان
کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم ابواب المناقب حدیث نمبر 1777، ص 755، مطبوعہ فرید بک
لاہور پاکستان)

ف: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق رسول اکرم ﷺ کی دعا
ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ذریعے کئی لوگوں کو
ہدایت عطا فرمائی۔

حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے تنبیہ فرما کر قیامت تک آنے والے
مسلمانوں کو یہ سبق دیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق بات چیت
کرتے ہوئے اپنی زبان سنبھالنا یعنی ادب کو ملحوظ رکھنا۔

بیعت رضوان کی فضیلت

حدیث شریف:296

حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ وَیَزِیْدُ ابْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِیُّ اَنَّ اللَّیْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ مِمَّنْ بَایَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

(ابوداؤد، عربی، کتاب السنۃ، حدیث نمبر4653، ص658، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے ایک بھی دوزخ میں نہیں جائے گا جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد سوم' کتاب السنۃ' حدیث نمبر1226، ص449، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

تمام بدری صحابہ کرام علیہم الرضوان جنتی ہیں

حدیث شریف:297

حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ نَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسٰی فَلَعَلَّ اللّٰهَ وَقَالَ ابْنُ سِنَانٍ اطَّلَعَ اللّٰهُ عَلٰی اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ

(سنن ابوداؤد، عربی، کتاب السنۃ، حدیث نمبر4654، ص658، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: موسیٰ بن اسماعیل' حماد بن سلمہ' احمد بن سنان' یزید بن ہارون' حماد بن سلمہ' عاصم' ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موسیٰ راوی نے کہا کہ شاید اسی لئے اللہ تعالیٰ نے۔ ابن سنان راوی نے کہا۔ اللہ تعالیٰ نے بدری صحابہ کو مطلع فرما دیا تھا کہ جو چاہو عمل کرو میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔

(ابوداؤد، عربی اردو جلد سوم' کتاب السنۃ' حدیث نمبر1228، ص450، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ بیعت رضوان کرنے والے اور بدری صحابہ کرام علیہم الرضوان مغفرت یافتہ اور قطعی جنتی ہیں۔ لہذا ان کے جنتی ہونے میں ذرہ برابر بھی کسی مسلمان کو شک نہیں ہونا چاہئے۔

جانثارانِ بدر و اُحد پہ لاکھوں درود
حق گزارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام

شانِ صحابہ کرام علیہم الرضوان

حدیث شریف:298

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُوبَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الفضائل، حدیث نمبر 6487، ص 1113، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے اصحاب کو برا نہ کہو۔ میرے اصحاب کو برا نہ کہو۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ اگر کوئی (غیر صحابی) شخص احد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرے تو وہ ان میں سے کسی ایک (صحابی) کی ایک مُد بلکہ اس کے بھی نصف (کوئی اناج خیرات کرنے کے ثواب) کے برابر نہیں ہو سکتا۔

(مسلم شریف، عربی اردو جلد سوم، کتاب فضائل الصحابہ، حدیث نمبر 6362، ص 408، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: صحابی اور غیر صحابی اعمال میں برابر نہیں جب غیر صحابی اعمال میں صحابی رسول کے برابر نہیں ہو سکتا، تو پھر عام مسلمان اپنے نبی سے اعمال میں کیسے بڑھ سکتا ہے۔ البتہ یہ عقیدہ رکھنا کہ اُمتی بعض اوقات کثرتِ اعمال کے سبب نبی علیہ السلام سے سبقت لے جاتا ہے، ایسا عقیدہ باطل اور مردود ہے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو گالیاں مت دو

حدیث شریف:299

حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ نَا النَّضْرُبْنُ حَمَّادٍ نَا سَيْفُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِي يَسُبُّونَ أَصْحَابِي فَقُولُوا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى شَرِّكُمْ

(ترمذی، عربی، کتاب المناقب، حدیث نمبر 3866، ص 873، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو برا بھلا کہتے

ہیں تو کہو تمہاری شرارت پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم ابواب المناقب حدیث نمبر 1800، ص 763 مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو گالیاں دینے والے لوگوں پر رحمٰن جل جلالہ کی لعنت ہے۔

فضائل مدینہ

حدیث شریف: 300

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا قُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَتْ عَنْهُ يَقُولُ

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ تَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ اللَّهُمَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ

(بخاری، عربی، کتاب المرض، حدیث نمبر 5654، ص 1001، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: امام مالک نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر) سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ انہوں نے کہا جب رسول اللہ ﷺ (مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے) مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بخار ہو گیا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں ان دونوں کے پاس گئی اور اپنے باپ سے کہا۔ اے میرے باپ تمہارا کیا حال ہے اور اے بلال رضی اللہ عنہ تمہارا کیا حال ہے۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بخار ہوتا وہ فرماتے:

ہر صبح تو مسرور ہے اہل و عیال سے

نزدیک تیری موت ہے تیرے تسمہ نعال سے

اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب ان کا بخار اتر جاتا تو وہ فرماتے:

کاش میں ایسی وادی (وادی مکہ) میں رات بسر کرتا کہ میرے اردگرد اذخر اور جلیل گھاس ہوتی، کیا میں کسی دن مجنہ (یہ مکہ مکرمہ سے چند میل کے فاصلے پر ایک جگہ ہے، زمانہ جاہلیت میں وہاں بازار ہوتا تھا) کے پانیوں تک پہنچوں گا۔ کیا مجھے شامہ اور طفیل (مکہ کے قریب دو پہاڑوں کا نام ہے، خطابی نے تصویب کی کہ وہ دو چشمے ہیں) نظر آئیں گے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور آپ ﷺ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے اللہ تعالیٰ! ہمیں مدینہ منورہ محبوب کر دے جیسا کہ ہم مکہ مکرمہ سے محبت کرتے ہیں۔ یا اس سے بھی زیادہ محبت عطا فرما (آپ ﷺ کی دعا قبول ہوئی حتیٰ کہ آپ ﷺ کی سواری نے جب مدینہ منورہ کو دیکھا تو اس کی محبت میں رقص کرنے لگی) اے اللہ تعالیٰ! مدینہ منورہ کی آب و ہوا کو صحیح فرمادے اور ہمارے لئے اس کے مد اور صاع میں برکت عطا فرما اور اس کے بخار کو جحفہ میں منتقل کر دے (اس کا نام مہیعۃ تھا) ان کے رہنے والوں کو سیلاب بہالے گیا تو اس کا نام جحفہ رکھ دیا گیا)

(بخاری، عربی اردو، جلد سوم، کتاب المرضیٰ، حدیث نمبر 612، ص 299، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:301

وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِبْرَاهِيمُ عَنْ مُحَمَّدٍ السَّامِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الحج، حدیث نمبر 3326، ص 575، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا کی۔ اے اللہ تعالیٰ! مدینہ میں، مکہ سے دگنی برکت کر دے۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد دوم، کتاب الحج، حدیث نمبر 3222، ص 268، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:302

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ أَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا وَقَالَ الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ لَا يَدَعُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً

عَنۡهَا اِلَّا اَبۡدَلَ اللّٰهُ فِيۡهَا مَنۡ هُوَ خَيۡرٌ مِّنۡهُ وَلَا يَثۡبُتُ اَحَدٌ عَلٰى لَاۡوَائِهَا وَجَهۡدِهَا اِلَّا كُنۡتُ لَهٗ شَفِيۡعًا اَوۡ شَهِيۡدًا يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الحج، حدیث نمبر 3318، ص 573، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ میں اس بات کو حرام قرار دیتا ہوں کہ مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان کسی درخت کو کاٹا جائے یا کسی شکار کو قتل کیا جائے (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا مدینہ لوگوں کے لئے "خیر" (سب سے زیادہ بہتر ہے) کاش انہیں اس بات کا پتہ چل جائے جو شخص اس سے منہ موڑ کے اسے چھوڑ دے گا' اللہ تعالیٰ اس میں' اس کی جگہ دوسرے شخص کو لے کر آئے گا جو اس سے بہتر ہو اور جو شخص یہاں کی بھوک پیاس اور پریشانی پر صبر کرے گا (قیامت کے دن) میں اس کی شفاعت کروں گا (راوی کو شک ہے) کہ شاید آپ ﷺ نے یہ کہا تھا' میں اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد دوم' کتاب الحج، حدیث نمبر 3214، ص 266، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 303

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بۡنُ حُجۡرٍ اَنَا اِسۡمَاعِيۡلُ بۡنُ جَعۡفَرٍ عَنۡ

حُمَيۡدٍ عَنۡ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنۡ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰى جُدۡرَانِ الۡمَدِيۡنَةِ اَوۡضَعَ رَاحِلَتَهٗ وَاِنۡ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنۡ حُبِّهَا

(ترمذی، عربی، ابواب الدعوات، حدیث نمبر 3441، ص 786، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے جب مدینہ طیبہ کی دیواریں نظر آتیں تو اپنی اونٹنی کو ایڑ لگاتے اور اگر کسی اور جانور پر ہوتے تو اسے تیز کر دیتے' یہ مدینہ کی محبت کے سبب سے ہوتا تھا۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم' ابواب الدعوات، حدیث نمبر 1368، ص 597، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: مدینہ پاک کو کئی وجوہات کی بناء پر مکۃ المکرمہ سے افضلیت حاصل ہے۔

۱۔ مکہ کیلئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے جبکہ مدینہ منورہ کے لئے حضور ﷺ کی دعا ہے۔

۲۔ مکہ کے لئے برکت اور مدینہ منورہ کیلئے دگنی برکت کی دعا ہے۔

۳۔ مدینہ منورہ میں مرنے پر شفاعت کا وعدہ ہے جبکہ مکۃ المکرمہ میں مرنے پر شفاعت کا وعدہ نہیں ہے۔

۴۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان مکۃ المکرمہ سے محبت کرتے تھے جبکہ مدینہ منورہ سے دگنی محبت کرتے تھے۔

۵۔ آپ ﷺ کی سواری جب مدینہ پاک پہنچتی تو سواری خوشی سے رقص کرنے لگتی اور آپ ﷺ سواری کی رفتار تیز کر دیتے جبکہ مکۃ المکرمہ کے بارے میں ایسی مثال نہیں ملتی۔

۶۔ مکہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حرم بنایا جبکہ مدینہ منورہ کو حضور ﷺ نے حرم بنایا۔

۷۔ مدینہ منورہ کے گرد و غبار کو میرے مولیٰ ﷺ نے شفا فرمایا۔

۸۔ مکہ میں بیت اللہ ہے جبکہ مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ قیامت تک آرام فرما رہیں گے وہ جگہ جہاں حضور ﷺ آرام فرما رہے ہیں وہ جگہ بیت اللہ، عرش و کرسی اور کائنات کی تمام جگہوں سے افضل ہے۔

حجر اسود کی گواہی

حدیث شریف:304

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ اِنِّیْ اُقَبِّلُكَ وَ اَعْلَمُ اِنَّكَ

حَجَرٌ وَلَوْلَا اِنِّیْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ لَمْ اُقَبِّلْكَ۔

(ترمذی، عربی، ابواب الحج، حدیث نمبر 860، ص 213، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت عباس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے تھے اور ساتھ ہی فرماتے جاتے تھے۔ میں تجھے بوسہ دیتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے۔ اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کو تجھے چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے کبھی نہ چومتا۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد اول، ابواب الحج، حدیث نمبر 844، ص 456، فرید بک لاہور پاکستان)

ف: بعض حضرات صرف یہ حدیث شریف نقل کر کے لوگوں کو بتاتے ہیں کہ حجر اسود پتھر ہے۔ اس سے کچھ نفع حاصل نہیں ہوتا حالانکہ ایسی بات نہیں۔ دوسری حدیث شریف ملاحظہ ہو۔

حدیث شریف:305

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَرِيْرٌ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ

بِحَقٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

(ترمذی، عربی، کتاب الحج، حدیث نمبر 961، ص 234، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا۔ زبان ہوگی جس سے بولے گا اور جس نے اسے حق کے ساتھ چوما اس پر گواہی دے گا' امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد اول' ابوب الحج، حدیث نمبر 949، ص 500، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: حجر اسور کی آنکھیں اور زبان ہوگی یہ چومنے والے کے ایمان اور نفاق کی گواہی دے گا یعنی قیامت کے دن اہل ایمان کے لئے نفع بخش اور منافق کے لئے نقصان کا باعث ہوگا۔

نعت پاک مصطفیٰ ﷺ

حدیث شریف: 306

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ بِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ اِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ

اَنْشَدْتُ وَفِيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَجِبْ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ۔

(سنن نسائی، عربی، کتاب الصلوۃ، باب الرخصۃ فی انشاد، حدیث نمبر 717، ص 99 مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ' حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے تو سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہنے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی طرف نظر فرمائی۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے تو اس وقت بھی مسجد میں اشعار پڑھے ہیں جب تم میں بہترین ہستی موجود تھی (حضور ﷺ کی ذات گرامی) پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ کیا تم نے حضور سرکار دوعالم ﷺ سے نہیں سنا (جب میں آپ ﷺ کی نعت شریف وغیرہ کے اشعار آپ ﷺ کی خدمت میں پڑھتا تھا تو آپ ﷺ فرماتے تھے۔ یا اللہ تعالیٰ میری طرف سے قبول فرما۔ اے اللہ تعالیٰ روح القدس (جبریل علیہ السلام) کے ساتھ ان کی مدد فرما۔ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہاں۔

(سنن نسائی، عربی اردو، جلد اول باب الرخصۃ فی انشاد الشعر الحسن فی المسجد' حدیث نمبر 719، ص

219، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

حدیث شریف:307

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَصِيصِيُّ نَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ فَيَقُوْمُ عَلَيْهِ يَهْجُوْ مَنْ قَالَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ مَعَ حَسَّانَ مَا نَافَحَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم۔

(سنن ابوداؤد، عربی، کتاب الادب، حدیث نمبر 5015 ص 705، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد میں منبر رکھواتے تو وہ اس پر کھڑے ہو کر ان کی ہجو کرتے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی توہین کی ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک روح القدس (جبریل امین) بھی حسان کے ساتھ ہے جب تک رسول اللہ ﷺ کی طرف سے لڑتے رہیں گے۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد سوم، کتاب الادب، حدیث نمبر 1580، ص 570، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث سے نعت خوانی کا ثبوت ملتا ہے۔ یہ احادیث ان بدمذہبوں کے لئے تازیانہ عبرت ہیں جو نعت خوانی اور محفل میلاد کی مجالس کو بدعت سے تعبیر دیتے ہیں۔

محفل نعت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ خود میرے مولیٰ ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اپنے منبر اقدس پر خود بٹھایا اور نعت شریف پڑھنے کا حکم دیا اور دعاؤں سے نوازتے ہوئے فرمایا کہ اے اللہ کریم! روح القدس (جبریل علیہ السلام) کے ذریعہ حسان کی مدد فرما۔

علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ نعت خوانی کا انکار کرکے قرآن خوانی پر زور دینے والے کوئی بڑے سے بڑا محدث مجھ کو بتادیں؟ کہ کیا محفل حسن قرأت کے لئے بھی کبھی حضور ﷺ نے یہ اہتمام فرمایا؟ کیا کبھی محفل حسن قرات میں موجود قاری کے لئے بھی ایسی دعائیں دی ہیں؟

مجھے امید ہے کہ اگر بدمذہب تعصب کی عینک اتار کر ان احادیث کا مطالعہ کریں تو ان میں نور سعادت کی ادنیٰ سی کرن بھی ہوگی تو انشاء اللہ ان کے سینوں کے بند دروازے کھل جائیں گے۔

مومن کی قوت سماعت

حدیث شریف:308

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَهْلِ الْقَلِيبِ فَقَالَ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقِيلَ لَهُ تَدْعُوا أَمْوَاتًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لَا يُجِيبُونَ۔

(بخاری، عربی، کتاب الجنائز، حدیث نمبر1370، ص220، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ نے بدر کے کنویں والوں (یعنی مشرکین مکہ جو بدر میں قتل ہوئے) پر جھانکا اور فرمایا تم نے اس چیز کو حق پالیا جس کا اللہ تعالیٰ نے تم سے وعدہ فرمایا تھا آپ ﷺ سے عرض کیا گیا (اور قائل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں) کیا آپ مُردوں کو پکار رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تم سے زیادہ سننے والے نہیں اور لیکن وہ جواب نہیں دے سکتے۔

(بخاری، عربی اردو، جلد اول' کتاب الجنائز' حدیث نمبر1282، ص556، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: جب کافر مرنے کے بعد زندوں سے زیادہ سنتا ہے تو پھر مومن بعد از وصال کس قدر سنتا ہے اور پھر انبیاء کرام علیہم السلام کی بعد از وصال قوت سماعت کا کیا عالم ہوگا۔

حدیث شریف:309

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا انْصَرَفُوا۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب الجنۃ ونعیمھا، حدیث نمبر7، 72، ص1243، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور لوگ واپس جاتے ہیں تو ان کے قدموں کی چاپ بھی سنتا ہے۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم کتاب الجنۃ والصفۃ ونعیما واھلھا، حدیث نمبر7087، ص643، مطبوعہ شبیر برادر لاہور پاکستان)

ف: عام میت زمین کے اندر من مٹی تلے دفن ہونے کے باوجود واپس

پلٹنے والے لوگوں کے قدموں کی چاپ سنتا ہے تو اہل اللہ تعالیٰ کی قوتِ سماعت کا کیا عالم ہوگا۔

حدیث شریف:310

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُحَيْرٍ عَنْ هَانِئٍ مَوْلَى عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ وَاسْاَلُوْا لَهُ بِالتَّثْبِيْتِ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْئَلُ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ بُحَيْرُ بْنُ رَيْسَانَ۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الجنائز، حدیث نمبر 3221، ص 470، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... عبداللہ بن بجیر نے ہانی مولیٰ عثمان سے روایت کی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ جب میت کو دفن کر کے فارغ ہوجاتے تو وہاں کھڑے ہوکر فرماتے۔ اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور اس کے لئے ثابت قدمی مانگو کیونکہ اب اس سے سوالات ہوں گے۔ امام داؤد علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اسے بجیر بن ریسان نے روایت کیا ہے۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد دوم حدیث نمبر 1444، ص 556، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: میت کو دفن کرنے کے بعد وہاں کھڑے ہوکر ذکر اللہ و استغفار کرنے

کا حکم ہے لہٰذا تدفین کرنے کے بعد بغیر ذکر اللہ کے جلدی نہیں پلٹنا چاہئے بلکہ وہاں ٹھہر کر استغفار کرنا چاہئے۔

کفار کے حق میں نازل ہونے والی آیات مسلمانوں پر چسپاں کرنے والے

حدیث شریف:311

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللهِ وَقَالَ اِنَّهُمُ انْطَلَقُوْا اِلٰى اٰيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوْهَا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ۔

(بخاری، عربی، کتاب استتابۃ المرتدین، باب قتل الخوارج، ص 1194، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ خارجیوں کو اللہ عزوجل کی بدترین مخلوق خیال کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ وہ آیات جو کفار کے حق میں نازل ہوئیں (ان کی تاویل کرکے) مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں (خارجی کون ہیں' کتاب "اہل سنت و جماعت حقیقت کے آئینہ میں ملاحظہ فرمائیں)

(بخاری، عربی اردو، جلد سوم کتاب استتابۃ المرتدین، ص 804، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:312

حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَايَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ هُوَالَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُحْكَمَاتٌ اِلٰى اُولِى الْاَلْبَابِ قَالَتْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَاتَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ۔

(سنن ابوداؤد، عربی، کتاب الدیات، حدیث نمبر 4598، ص 650، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وہی ذات ہے جس نے تم پر کتاب اتاری جس میں کچھ واضح آیتیں ہیں۔ یہی کتاب کی اصل ہیں اور دوسری متشابہ ہیں (٦:١٣) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو متشابہ آیتوں کی پیروی کرتے ہیں تو یہ وہی لوگ ہیں جن کا اللہ ذکر کرنے (قرآن مجید میں) نام لیا ہے کہ ان سے بچ کر رہا کرو۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد سوم، کتاب السنۃ، حدیث نمبر 1174، ص 430، مطبوعہ فرید اسٹال

لاہور پاکستان)

ف: سنت کے مخالفین کی یہ دوسری نشانی بیان ہوئی جو اصطلاح شرع میں بدعت ہے کہ بدعتی اور گمراہ گر قرآن مجید کی متشابہ آیات کو من مانے مفہوم و مطالب کے قالب میں ڈھال کر بے خبر لوگوں کو دھوکا دیتے اور اپنی علامگی کا سکہ جمایا کرتے ہیں۔ یہ بیماری آج خوب زوروں پر ہے بلکہ ان سے تجاوز کر کے محکمات کے مفہوم میں اہل حق سے اختلاف کر کے فروع سے لے کر اصول تک میں زور و شور سے دھاندلی کر رہے ہیں۔ عقیدہ توحید رسالت کے خانہ ساز مفہوم گھڑ کر ایک مدت سے اہلسنت و جماعت کو بے دھڑک مشرک ٹھہرایا جارہا ہے۔ خوارج کی مردہ ہڈیوں کو دوبارہ زندہ کر کے ان آیتوں کو جو کفار کے متعلق نازل ہوئی تھیں انہیں مسلمانوں پر چسپاں کر کے انہیں کافر و مشرک کہا جاتا ہے۔ بتوں کے حق میں جو آیتیں نازل ہوئی تھیں انہیں انبیائے کرام اور اولیائے عظام پر ڈھالا جارہا ہے۔ اس ستم ظریفی پر ان میں سے ایک بھی یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کرتا کہ وہ اپنی عاقبت کے لئے کیسا سرمایہ جمع کر رہا ہے اور اس کا انجام کیا ہوگا۔ کاش! ایسے لوگوں کی آج ہی آنکھیں کھل جائیں ورنہ کل جب کھلیں تو فائدہ کیا ہوگا؟

تفسیر بالرّاء کا وبال

حدیث شریف:313

اِبْنُ هِلَالٍ نَا سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ

حَزْمٍ اَخُوحَزْمِ الْقُطَعِيِّ ثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِى الْقُرْاٰنِ بِرَأْيِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَاَ۔

(ترمذی، عربی، ابواب تفسیر القرآن، حدیث نمبر 2952، ص663، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن میں اپنی طرف سے کچھ کہا اگرچہ صحیح کہا ہو پھر بھی اس نے غلطی کی۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم ابواب تفسیر القرآن حدیث نمبر 862، ص351، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

قیام تعظیمی کا بیان

حدیث شریف:314

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ ابْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ اَهْلَ قُرَيْظَةَ لَمَّا نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِ

سَعْدٍ اَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ عَلٰى حِمَارٍ اَقْمَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ اَوْاِلٰى خَيْرِكُمْ فَجَآءَ حَتّٰى قَعَدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الادب، حدیث نمبر 5215، ص732، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ بنو قریظہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی تحکیم پر اتر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بلوایا۔ وہ ایک سفید گدھے پر سوار ہو کر آئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اپنے سردار یا اپنے بہتر فرد کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ پس وہ آئے اور آکر رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھ گئے۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد سوم ابواب السلام حدیث نمبر 1774، ص638، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے بعض صحابہ کرام کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اپنے سردار یا اپنے بہتر فرد کی طرف کھڑے ہو جاؤ۔ سرداری اور بہتری کے لفظوں سے معلوم ہو رہا ہے کہ یہ تعظیمی قیام کا حکم دیا گیا تھا۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیمار تھے۔ گدھے پر سوار ہو کر بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہو رہے تھے تو آپ ﷺ نے بعض صحابہ کرام کو ان کی طرف کھڑے ہونے کے لئے فرمایا کہ انہیں گدھے سے اتار لاؤ۔ ان کے نزدیک

تعظیمی قیام تو مکروہ ہے اور یہ ضرورت کے تحت کھڑا ہونا تھا۔ یہ قیاس درست معلوم نہیں ہوتا کہ ایک ایسا معزز سوار بیماری کی حالت میں گدھے پر سوار ہو کر آئے، جو خود اترنے سے بھی مجبور ہو اور اس کے ساتھ اپنوں میں سے ایک دو آدمی بھی نہ ہوں۔ یقیناً ان کے ساتھ ان کے عزیزوں میں سے کئی افراد ہوں گے۔ دریں حالات انہیں اتارنے کے لئے حکم نہیں دیا بلکہ تعظیماً کھڑے ہونے کے لئے ہی فرمایا ہوگا اور اس میں کوئی قباحت نظر بھی نہیں آتی کیونکہ خود رسول اللہ ﷺ اپنی لخت جگر سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ آپ ﷺ کے لئے کھڑی ہو جاتیں۔ تعظیم تو رہی ایک طرف، ازراہ شفقت اپنے کسی عزیز اور پیارے کے لئے فرط محبت میں کھڑا ہونا بھی جائز ہے جیسے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کاشانہ اقدس میں حاضر ہوتیں تو رسول اللہ ﷺ محبت میں کھڑے ہو جاتے اور انہیں اپنے پاس بٹھاتے یا جیسے ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کا رضاعی باپ آیا تو آپ ﷺ نے چادر مبارک بچھا دی اور انہیں ایک کونے پر بٹھایا۔ پھر رضاعی ماں آئی تو انہیں بھی ایک کونے پر بٹھایا۔ پھر رضاعی بھائی آیا تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور انہیں اپنے سامنے بٹھایا۔ اسی طرح بعض روایات میں حضور ﷺ کا حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے کھڑا ہونا آیا ہے۔ دریں حالات فرط محبت میں کھڑا ہونا بھی جائز ہے اور ضرورتاً کھڑے ہونے میں تو کلام ہی نہیں۔ پھر قیام کرنا اس کے لئے مکروہ ہے جو چاہے کہ لوگ

میرے لئے تعظیماً کھڑا ہوا کریں اور کھڑے نہ ہوں تو وہ ناراض ہو۔ ایسے شخص کے لئے قیام نہ کرنا بہتر اور قیام کرنا مکروہ ہو سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث شریف:315

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ۔

(ابو داؤد، عربی، کتاب الادب، حدیث نمبر 5216، ص 732، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... محمد بن بشار، محمد بن جعفر نے شعبہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا۔ جب وہ مسجد کے قریب تھے تو آپ نے انصار سے فرمایا۔ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

(ابو داؤد، عربی اردو جلد سوم، ابواب السلام حدیث نمبر 1775، ص 639، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:316

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ وَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشْبَهَ

سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْيًا وَقَالَ الْحَسَنُ حَدِيْثًا وَكَلَامًا وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَسَنُ السَّمْتَ وَالْهَدْىَ وَالدَّلَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهَا كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِىْ مَجْلِسِهٖ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهٖ فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِىْ مَجْلِسِهَا۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الادب، حدیث نمبر 5216، ص 732، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حسن بن علی اور ابن بشار' عثمان بن عمر' اسرائیل' میسرہ بن حبیب' منہال بن عمرو' عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے کسی کو بھی زیادہ مشابہت رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ چال ڈھال' بات چیت اور شکل وشباہت میں۔ حسن بن علی نے حدیثا وکلاما کہا ہے اور السمت والھدی والدل کا ذکر نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت فاطمہ کرم اللہ وجہہ' سے زیادہ۔ جب وہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ ان کے لئے کھڑے ہوتے' ان کے ہاتھ کو بوسہ دیتے اور اپنے پاس بٹھاتے۔ جب حضور ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ آپ ﷺ کے لئے کھڑی ہو جاتیں۔ دست اقدس کو پکڑ کر اسے بوسہ دیتیں اور اپنے پاس بٹھاتیں۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد سوم' ابواب السلام' حدیث نمبر 1776، ص 639، مطبوعہ فرید بک

لاہور پاکستان)

حدیث شریف:317

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ السَّائِبِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا يَوْمًا فَأَقْبَلَ أَبُوْهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَوَضَعَ لَهُ بَعْضَ ثَوْبِهٖ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَتْ أُمُّهُ فَوَضَعَ لَهَا شِقَّ ثَوْبِهٖ مِنْ جَانِبِهِ الْآخَرِ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ أَخُوْهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الادب، حدیث نمبر 5145، ص 723، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... عمرو بن حارث نے عمر بن سائب سے روایت کی ہے کہ انہیں یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ کا رضاعی باپ آ گیا۔ آپ ﷺ نے ان کے لئے کپڑے کا ایک حصہ بچھا دیا تو وہ اس پر بیٹھ گئے۔ پھر رضاعی ماں آئیں تو ان کے لئے کپڑے کا دوسرا حصہ بچھا دیا تو وہ اس پر بیٹھ گئیں۔ پھر رضاعی بھائی آ گیا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے اور اسے اپنے سامنے بٹھالیا۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد سوم' باب فی برالوالدین' حدیث نمبر 1704، ص 616، مطبوعہ فرید بک
لاہور پاکستان)

ف: جب اپنے بزرگوں، والدین، سردار اور استاد کی کھڑے ہو کر تعظیم کرنے کا حکم ہے تو صلوٰۃ وسلام پڑھتے وقت تعظیماً کھڑا ہونا کیسے ممنوع ہو سکتا ہے۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی
یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا

مزارات کی تعمیر اور غلاف کا بیان

حدیث شریف:318

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمِسْوَرِيُّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ هَلَكَ فِيْهِ الْحَدُوْ اِلَى لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَىَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب الجنائز، حدیث نمبر 2240، ص 389، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا جس مرض میں انتقال ہوا۔ انہوں نے اسی بیماری کے دوران یہ وصیت کی کہ میرے لئے لحد بنانا

اور اس پر اینٹیں نصب کرنا جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کے لئے (قبر) بنائی گئی تھی۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب الجنائز، حدیث نمبر 2136، ص 733، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:319

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَّوَكِيْعٌ جَمِيْعًا عَنْ شُعْبَةَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِيْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيْفَةٌ حَمْرَاءُ قَالَ مُسْلِمٌ اَبُوْ جَمْرَةَ اسْمُهٗ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ وَاَبُو التَّيَّاحِ وَاسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ مَاتَا بِسَرْخَسَ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الجنائز، حدیث نمبر 2241، ص 389، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر سرخ چادر ڈالی گئی تھی۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب الجنائز، حدیث نمبر 2136، ص 733، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)